کلید سرِّ حقیقت

یعنی

تھیاسوفی (آتم گیان علم تصوف) کا ایک چھوٹا رسالہ

مؤلفہ

بابو بیجناتھ سنگھ بی اے ماسٹر ضلع اسکول مظفرپور

حسب ہدایت

بابو پورنندو نراین صاحب وکیل ایم اے

بی ال پریسیڈنٹ

بہار تھیوسافیکل سوسائٹی بانکی پور

باہتمام شیخ رحیم بخش و مدن لال مالکان مطبع ھذا

مطبع گلوب پرنٹنگ کمپنی پٹنہ گلزار باغ مین چھپکر شائع ہوا

سنہ ۱۸۹۴ عیسوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	تبار	تیار	۲۹	۵	تجسس	تجسس
۳	۷	جس کا	جس پر	〃	۸	موجوذات	موجودات
〃	۱۵	عالکم	عالم	〃	۹	تناسنب	تناسب
۴	۸	سوسائٹی	سوسائٹی سے	〃	۱۳	نذہبون	مذہب
۱۱	۲	معجزہ	معجزہ	〃	۶	جاتنا ہے	جاتا ہے
〃	۱۰	علم	علم	۳۰	۱۲	بنظر	بنظر
۱۳	۲	نانا	مانا	۳۳	۶	سہے	سے
〃	۳	دستور	دستور العمل	〃	۹	پسنمانی	پسمانی
〃	۴	العمل	٭	〃	۱۱	(حیات کا)	(حیات) کا
〃	۹	غیبت	غیبت	۳۴	۱۴	جاسنے	جاتا ہے
〃	۱۳	غیبت	غیبت	۳۵	۱۲	نکلنے	نکلنے
۱۵	۱۴	جلو	جلوہ	〃	۱۴	جاگنا	جگانا
〃	۱۵	عالم	عالم	۳۶	۵	شریر	شریر
۱۶	۱۰	علم	علم	〃	۱۴	]ہوسکتے	ہوسکتے ہیں]
۲۱	۴	اسرار روحانی	٭	۳۷	۱	زور	زور آور
۲۲	۱۴	سگتی	سگتی	〃	۲	آور اور	اور
۲۳	۱۲	اورد	آورد	〃	〃	پچیلے اور	پچیلے یا اور
۲۷	۱۳	ذیل پر	ذیل پر	۳۸	۱	لاس	لاش
〃	۱۵	ادس	اوس	〃	۵	لے	سکے
۲۸	۲	بگروفت	نگرونت	〃	۹	اعلی	اعلیٰ کی
〃	۵	اوّلاً	اوّلاً	〃	۱۱	[واضح رہے کہ	[واضح رہے
〃	۱۳	سرشتی	سرشتی	۳۹	۱۱	ازخود	ازخود
۲۹	ہندسہ	۲۸	۲۹	۴۰	۵	کجھ	کچھ
〃	۱	دالون	دالون	۴۱	۴	باطنی	باطنی
〃	۲	کورات	کورات	〃	۸	تندیل	تبدیل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۳	۹	کامنس	کام منس
۴۴	۶	ماڈی	ماڈّی
〃	۱۱	(روح کل برہم)	(روح کل برہم)
۴۶	۸	اتم منس	اوتّم منس
۴۹	۱۰	پاتا ہے	پاتا ہے
〃	۱۲	بارفاہ	یارفاہ
۵۲	۸	محنت قابل	محنت کے قابل
〃	۱۳	اوسیطو	اوسیطور
۵۳	۱۱	زیادتی	زیادہ
۵۴	۴	کامروپ جوش	کامروپ مین جوش
۵۶	۴	غلہ	غلبہ
۵۷	۹	ایسے شخص	ایسے شخص کا
۵۹	۳	مرفعہ	مرقعہ
۶۴	۸	چیزون	چیز
〃	۱۴	نامرد کیا	نامرد کیا
۶۵	۱۴	ویل	ذیل
۶۸	۴	دسنگاہ	دستگاہ
۶۹	۴	پروش	پرورش
〃	۹	آتین ہین	آتی ہین
〃	۴	یاپ	باپ
〃	۱۰	ترتبب	تربیت
۷۰	۳	سبٹے	سپیٹے
〃	۴	ترتیبب	تربیت
〃	۱۳	سلے ہوا	کے ہوا
۷۲	۱۲	مرابطہ	رابطہ
۷۳	۱۰	جوگنتا	جوگنّا
۷۳	۱۴	انصاف	انصاف سے
۷۵	۱	نکسی	عکسی
۷۶	۱	یابرہی	یابرہی)
۷۷	۷	بھگوگیتا	بھگوت گیتا
۷۸	۳	بلجاتا ہے	بلجاتا ہے
〃	۱۴	آور تصویر	اور یہ تصویر
۸۰	۷	حاصل ہے	حاصل کی ہے
۸۴	۷	پراگندی	پراگندگی
۸۵	۶	چیز کی	چیز کا
〃	۱۰	تجسس	تحسس
۸۶	۲	تبدبل	تبدیل
〃	۷	نجذبا	جذب
۸۶	۱۲	توحین	توہین
۸۷	۱۲	عسرت	حسرت
۸۸	۱۵	ذبانت	ذہانت
۸۹	۵	جاسر	جایز
〃	۸	دیپ درشٹی	دیب درشٹی
۹۰	۵	طعیت	طبعیت
۹۳	۹	زورشکتی	زور۔شکتی
۹۷	۱۰	اہنا	آہنسا
〃	۱۲		نمایان
۹۸	۵	جمع واقعات	جمع واقعہ
〃	۹	دونو	دونون

اُوم تت ست

دیباچہ

تھیا سوفی (برہم وِدّیا) اصل ہر علم اور مذہب کا ہے۔
اِسکے بعض مسائل کو ہمالیہ کے چند مہاتماؤن نے بقدر ضرورت وقت
و بلحاظ استعداد انسان بذریعہ جنابہ حضرت میڈم بلاوٹسکی صاحبہ متوفیہ
بزبان انگریزی شائع کئے ہین۔ اوس سے یورپ اور امریکا کے
رہنیوالون اور ہندوستان کے انگریزی دانون نے جنکی طبیعت مذہبی
اور روحانی خیالات کے طرف سے بالکل ہٹ گئی تھی بہت نفع اوٹھایا۔
ابتدا مین اکثر ہندوستانی انگریزی تعلیم پاکر لا مذہب (ناستک) ہوگئے۔
مگر ۱۸۷۸ئ سے تھیاسوفی کا چرچا ہندوستان مین شروع ہوا۔
اوسوقت سے اِس چرچا کے ذریعہ سے انگریزی دانون کی طبیعت
مذہب کے طرف سے برطرف نہین ہوتی۔ بلکہ اوسکے تصوف اور
باریک مسئلات کے سمجھنے کے طرف روز بروز زیادہ مائل ہوتی چلی جاتی ہے۔

چونکہ مسئلات تھیاسوفی (برہم ودیا) مسئلات مذہبی اور روحانی کے سمجھنے مین بہت مدد دیتے ہین اور اونکی ضرورت اور نفع کی بخوبی تشریح کرتے ہین اسلئے مؤلف نے مقاصد تھیاسوفیکل سوسایٹی اور چند مسئلات تھیاسوفی (برہم ودیا) کو واسطے نفع ہموطنان اُردو دان اپنے اس رسالہ مین مختصر طور پر بیان کرا ھکے پیش نظر کرتا ہے۔ واُمیدوار ہے کہ ناظرین اس رسالہ کو غور سے مطالعہ کرین اور اگر کوئی نقص عبارت ہو تو معاف کرین۔ آخر فصل مین اس رسالہ کے ایک فرہنگ لفظون کا اس خیال سے دیا گیا ہے۔ کہ لڑکے اور مبتدیان زبان اردو بھی اس رسالہ کو خود بلا مدد سمجھ سکین مؤلف نہایت شکر گذار

بابو اویناش چندر بسواس (لودھیانہ) اور مینیجر رسالہ امرت کا گھوٹ (میرٹھ) کا ہے۔ جنکے کتب اور پرچہ سے اوسکو اس کتاب کے تیار کرنے مین بہت مدد ملی ہے۔

اُوم شانتی۔

اُوم۔تت۔ست

فصل پہلی

تہیاسوفیکل سوسایٹی۔ اوسکی بنا اور اوسکی مقاصد

بتاریخ ۱۷ نومبر ۱۸۷۵ع بمقام نیویورک (امریکا) تین شخصون نے

معہ چند دوستون اونکے تہیاسوفیکل سوسایٹی قائم کی۔ اوس

سوسایٹی کے مقاصد یہ ہین۔

(۱) قایم کرنا ایک ایسے مرکز کا کہ جس کا کل نوع انسان بلا لحاظ

اِس امر کے کہ وہ مرد ہین یا عورت۔ ہندو ہین یا مسلمان۔ اوس

عیسائی ہین یا بودھ۔ یا اور کسی مذہب کے پیرو ہین۔ اور بلا خیال

اِس امر کے کہ اونکی کیا ذات ہے۔ کیا قوم ہے۔ کس ملک کے

رہنے والے ہین۔ مثل بھائیون کے جمع ہون اور ایک دوسرے کو

طبقہ روح پر ایک سمجھین۔

(۲) آریہ اور دوسرے مشرقی علوم و مذاہب و فلسفے کو غور

و تحقیقات کے ساتھ مطالعہ کرنا۔ اور ایسے مطالعہ کے ضرورت و نفع کو ثابت و شائع کرنا

(۳) عالم اور انسان کے قواے مخفیہ کی تحقیقات کرنا۔

اِن تینون بانیان سوسائٹی مین ایک روسی بیگم مسمّی بہ میڈم ایچ۔ پی۔ بلاوٹسکی تھی۔ وہ بیگم ایک نہایت ذی حشمت خاندانکی تھی۔ مگر اپنی بالکل جاہ وسطوت کو اٹھارہ برس کے سن مین چھوڑ برابر آخر دم واپسین تک سرگرم تحصیل وتعلیم علم روحانی رہی۔ بہت زمانے تک تبت اور ہمالیہ کے چند رشیون اور مہاتماؤن سے تعلیم پائی۔ آخر کار اون حضرات نے اوسکو اپنا ایلچی واسطے تعلیم روحانی و قائم کرنے تہیاسوفیکل سوسائٹی کے مقرر کیا۔ عرصہ ۱۶ برس تک نہایت ہمت وجانفشانی کے ساتھ تہیاسوفیکل سوسائٹی مقاصد کے قائم رکھنے وپھیلانے مین کام کرکے بتاریخ ۸ رمئی سنہ ۱۸۹۱ء اوسنے اِس دنیائے فانی سے رحلت کی۔ یادگار اوسکی کتب مفصلہ ذیل بزبان انگریزی موجود ہین۔ واسطے تلقین علم روحانی کے یہ کتابین بے بہا ولاثانی ہین:۔ آئیسس آن ویلڈ۔ سیکریٹ ڈاکٹرن کی ٹو تہیاسوفی۔ وائس آف سائلنس۔ وغیرہ

بقیہ دو بانیان سوسائٹی کے کرنل ایچ۔ اِس۔ الکاٹ اور ولیم۔ کیو۔ جج ہین۔ ان مین سے اول پریسیڈنٹ اور دوسرے

والیس پریسیڈنٹ سوسائٹی کے ہین - اور ابھی تک رفاہ روحانی عام خلایق کی اپنی جان و مال سے کر رہے ہین -

فصل دوسری

تشریح مقصد اول تہیاسوفیکل سوسائٹی

مقصد اول تہیاسوفیکل سوسائٹی یہ ہے :- قائم کرنا ایک ایسے مرکز کا کہ جس پر کل نوع انسان بلا لحاظ اس امر کے کہ وہ مرد ہین یا عورت - ہندو ہین یا مسلمان - عیسائی ہین یا بودھ - یا اور کسی مذہب کے پیرو ہین - اور بلا خیال اس امر کے کہ اونکی کیا ذات ہے - کیا قوم ہے کس ملک کے رہنے والے ہین - مثل بھائیون کے جمع ہون - اور ایک دوسرے کو طبقہ روح پر ایک سمجھین -

اسکی معنی یہ نہین ہے - کہ متفرق مذاہب کے ماننے والے - اور کل اقوام - ایک دوسرے کے ساتھہ کھائین - پیئین - اور شادی بیاہ کرین - تہیاسوفیکل سوسائٹی نسبت ان امور کے بالکل ساکت اور غیر متعرض ہے اور کسی کو اپنا مذہب اور دستور قوم چھوڑنے نہین کہتی - ہر شخص کو اپنے مذہب اور دستور قوم پر قائم رہنے کا پورا اختیار ہے -

لیکن دوسرے کے مذہب اور دستور قوم مین دست اندازی
کرنے کی ممانعت ہے۔ ہر ایک پر فرض ہے کہ ان امور کے نسبت
دوسرے کو ویسی ہی آزادی دین جیسا کہ وہ خود چاہتے ہین۔
اور اوپر مقولہ "چیز یکہ بر خود نہ پسندی بر دیگران میسند"[1] پورے
درجہ سے عمل کرین۔

اصل مراد اس مقصد تہیا سوفیکل سوسائٹی کی یہ ہے کہ
درمیان نوع انسان کے اتحاد برادرانہ پیدا ہو۔ خودی و خود غرضی
رفع ہو۔ دوسرے کا نفع و نقصان مثل اپنے نفع و نقصان تصور
کیا جاے۔ کیونکہ کوئی اصلی ترقی بلا ترک خودی و خیال رفاہ غیر
ہو نہین سکتی۔ [اس مضمون کی تائید مین فصل "۲" نسبت
اتحاد برادرانہ پڑھو]

---

[1] جو چیز کہ تم اپنے اوپر نہین پسند کرتے اوپر دوسرون کے مت پسند کرو۔

فصل تیسری

تشریح مقصد دوم

مقصد دوم تھیاسوفیکل سوسائٹی یہ ہے:۔ آریہ اور دوسرے مشرقی علوم و مذاہب و فلسفے کو غور و تحقیقات کے ساتھ مطالعہ کرنا۔ اور ایسے مطالعہ کی ضرورت و نفع کو ثابت و شایع کرنا زمان قدیم کے بزرگون اور مہاتمون نے کتب سلف (مثل وید۔ اوپنشد شاستر۔ پوران اہل ہنود۔ اور کتب تصوف اسلام وغیرہ) مین بہت سے اسرار مخفیہ اور فرایض عملی نسبت تصفیۂ قلب تحریر کئے ہین۔ اور یہ فرایض عملی واسطے دریافت کرنے اور سمجھنے اون اسرار مخفیہ کے شرط لازمی ہین۔ جب تک اون فرایض پر پورے درجہ سے ہر وقت عمل نہ کیا جایگا تصفیہ قلب حاصل نہوگا۔ اور بلا صفائی قلب صرف معمولی مطالعہ سے اسرار مخفیہ و معنی پوشیدہ اون کتابون کے معلوم نہونگے۔ معمولی مطالعہ سے صرف معنی ظاہری لفظون کے معلوم ہوگی۔ معنی پوشیدہ جنکے جاننے پر سمجھنا اون اسرار مخفیہ کا موقوف ہے معلوم نہین ہوسکتے۔ پس اون اسرار مخفیہ کا معلوم ہونا اوپر جاننے پوشیدہ معنی الفاظ کے۔ اور جاننا معنی پوشیدہ کا اوپر صفائی قلب کے۔ اور حصول صفائی قلب اوپر عمل

فرایض مندرجہ اون کتابون کے منحصر ہے - پس ہملوگ معمولی
انسان کے لئے لازم ہے کہ اون کتابون کا بغور مطالعہ کرین -
اور جو فرایض عملی اون کتابون مین مندرج ہین اون پر ہر وقت بجان
و دل نہایت مستعدی کے ساتھہ عمل کرین - چنانچہ منو سمرتی
مین چند فرایض واسطے حصول صفائی قلب موجود ہین - اونپر ہر وقت
عمل کرنا ہر شایق صفائی قلب کو ضرور ہے - وہ چند فرایض یہ ہین :-
(۱) تحمل - (۲) ناآزاری و راحت رسانی - (۳) ضبط
حواس - (۴) اکل حلال - (۵) طہارت [صفائی جسم -
نرمی زبان - پاکی دل کی آلایشات نفسانی سے] (۶) ضبط
خواہشات - (۷) تحصیل علم - (۸) تحصیل علم تصوف -
(۹) راستی و راست بازی - (۱۰) غصہ و نفرت سے آزادی -
بھگوت گیتا اور اوپنیشد اور پوران اور کتب تصوف اہل اسلام
مین بھی اس قسم کے فرایض عملی بُہت موجود ہین -
علاوہ اسکے ایک نفع عظیم متفرق مذاہب کے بے تعصبانہ
تحقیقات سے یہ ہے کہ اصول اور مقاصد ہر مذہب کے ایک و مثل

ایک دوسرے کے پائے جائینگے - اصول اور مقاصد ہر مذہب (علی الخصوص ہر قدیم مذہب) ایک ہین صرف ظاہر رسمیات ہین فرق ہے - پیشوایان متفرق مذاہب بلحاظ تفرقہ استعداد و عادت و سرشت و زبان امت و پیروان اپنے ایک حقیقت و اصول کو جداگانہ لباس مین تلقین کئے ہین - اور جداگانہ فرایض و رسمیات مناسب اونکے مقرر کئے ہین - البتہ بہ سبب انقضائے ایام و خود دی و خود غرضی و ریاکاری موخرین کے بہت سی کدورتین لغو و تعصب کی اوپر اون حقایق و اصول کے جمع ہو گئی ہین - پس جب بعد تحقیقات اصول و مقاصد ہر مذہب ایک پائے جائینگے اسقدر جھگڑے جو ہمیشہ درمیان پیروان متفرق مذاہب بوجہہ جہالت و نافہمی اونکے رہتی ہین باقی نہ رہینگی - اور ہر شخص ایک دوسرے کے مذہب کو مثل شاخین ایک ہی درخت واحد کے تصور کریگا - و متفرق اقوام و پیروان متفرق مذاہب مین جڑ اتحاد برادرانہ کی قرار پاویگی پس اسطرح سے مقصد دوم مددگار مقصد اول کا ہے -

فصل چوتھی

تشریح مقصد سوم

مقصد سوم تھیاسوفیکل سوسائٹی کا یہ ہے:۔ عالم و انسان کے قواے مخفیہ کی تحقیقات کرنا۔

انسان بہت سی قوتون کا مجموعہ ہے۔ ان مین سے چند اوسکو پورے درجہ سے حاصل ہین (مثل حواس خمسہ۔ قوت حرکت وغیرہ) وبقیہ (مثل روشن ضمیری۔ علم غیب وغیرہ) کے صرف تخم اوسکی سرشت مین موجود ہین۔ اور مناسب طریقہ سے اونکے ظہور و ترقی بھی مثل دوسری قوتون کے ہو سکتے ہین۔

علی ہذا عالم مین بھی بے شمار قواے مخفیہ ہین۔ متفرق اقوام نے متفرق نام اونکے رکھے ہین (مثل دیوتا۔ فرشتہ۔ جن۔ پری۔ وغیرہ)۔ مگر اونکی اصلیت و ماہیت سے بہت کم لوگ خبر رکھتے ہین۔ انھین قواے مخفیہ کے فعل سے کل اشیاے دنیاوی (جنکی جواہرین بحالت لطیف آکاش مین موجود ہین) عالم بطون سے عالم ظہور مین نمایان ہوتے ہین۔

درمیان قواے انسانی و قواے مخفیہ عالم رشتہ تناسب کا ہے۔

اور اسوجہ سے قواے انسانی کو پورے درجہ سے جاننے اور ضبط کرنے سے علم و تسخیر قواے مخفیہ عالم (یعنی دیوتا و جنات وغیرہ) کی ممکن ہے۔ پس اون اشخاص کو جوکہ سالہاسال کی ریاضت سے علم قواے انسانی حاصل کرتے ہین اور انکو اپنے قابو مین رکھتے ہین قواے مخفیہ عالم کا علم اور اونپر اختیار کامل از خود حاصل ہو جاتے ہین۔ اور بذریعہ اس علم اور اختیار کے بہت سے کام جو عوام کے واسطے ناممکن ہین کر سکتے ہین۔ عوام بوجہہ اپنی لاعلمی کے اون کامون کو معجزہ یا کرامت تصور کرتے ہین۔ مگر حقیقت مین وے نتیجے علم و اختیار متذکرہ بالا سبق کے ہین۔ اور ہر شخص اپنے ریاضت و نفس کُشی و جانفشانی سے اس علم و اختیار کو حاصل کر سکتا ہے۔

مگر واسطے حاصل کرنے قابلیت ترقی قواے مخفیہ انسانی اور جاننے اسرار قواے مخفیہ عالم شرط لازمی یہ ہے کہ دل خودی و خودغرضی و آلایشات نفسانی سے بالکل پاک ہو۔ بلاادا ے اس شرط لازمی کے جو شخص کوشش اسطرف کریگا محنت اوسکی

رائیگان ہوگی اور ہرگز کامیاب نہو گا بلکہ غالبًا اپنے کو خطرۂ عظیم مین ڈالیگا۔ حافظ رح فرماتے ہین ۔

ابیات

ہر کہ آئینۂ صافی نہ شد از زنگ ہوا	دیدہ اش قابل نظارۂ حکمت نبود
عشق بازی کار بازی نیست ایدل سر بباز	ورنہ گوئی عشق نتوان زد بہ چوگان ہوس
طریق عشق پر آشوب و فتنہ است ایدل	بیفتد آنکہ درین راہ باشتاب رود ۔

تحقیقات مین قوائے مخفیہ انسان و عالم کے کسیقدر بمدد تحقیقات اور مطالعہ سے کتب بزرگان سلف کے مل سکتی ہے ۔ پس اسطرحسے مقصد دوم مددگار مقصد سوم کا ہے ۔ اور چونکہ واسطے کامیابی تحقیقات مندرجہ مقاصد دوم و سوم کے ترک خودی و خودغرضی شرط لازمی ہے ۔ اسلئے مقصد اول مددگار مقاصد دوم و سوم کا ہے واسطرح سے ہرسہ مقاصد تھیاسوفیکل سوسائٹی ایک دوسرے سے متعلق ہین ۔

فصل پانچوین

تھیاسوفیکل سوسائٹی کے ممبر ہونے کے شرائط

۱۔ تین مقاصد تھیاسوفیکل سوسائٹی کی اوپر بیان کیے گئے ہین
اون مین سے صرف پہلے کا ماننا اور اوسپر عمل کرنا واسطے ممبر
ہونے سوسائٹی کے شرط لازمی ہے۔ ازروے قانون و دستور
العمل سوسائٹی ممبران پر فرض ہے کہ آپس مین مثل بھائی کے
سلوک رکھین۔ ایک دوسرے کو شکل متفرق ایک ہی روح واحد
کی تصور کرین وہمیشہ ایک دوسرے کو رشتہ برادری وحانی
سے بندھا ہوا جانین۔ کبھی ایک دوسرے سے رنج وکینہ وحسد
نہ رکھین۔ اور اگر کسی وجہ سے کسی موقع پر کچھ رنجش ہو جاوے
تو فوراً اوسکے دفعیہ کی کوشش کرین۔ ایک دوسرے کی غیبت
وتوہین کبھی روا نہ رکھین۔ کاش اگر کسی ممبر کو علم یا یقین کامل نسبت
کسی خاص عیب یا بُرائی دوسرے ممبر کے ہو تو اوسکی اصلاح کی
کوشش بعنوان شائستہ نرمی کے ساتھ بطور نصیحت ومشورہ کے
ہونی چاہیئے۔ نہ کہ غیبت وتوہین سے۔ غیبت وتوہین سے سوا
رنجش وقطع محبت کے اور کوئی دوسرا نتیجہ پیدا نہین ہوتا۔ اور
کبھی اصلاح کسیکی ہو نہین سکتی۔ بلکہ اکثر قابلیت اصلاح پذیری

کی بھی بالکل جاتی رہتی ہے۔

نمبر۲ ہر ممبر کو اپنے خیال دینی کے قایم رکھنے اور اوسکی اشاعت کا پورا اختیار رہے۔ مگر طرز اشاعت مین اوسکے دوسرے ممبرون کے حقوق دینی کا لحاظ رکھنا ضرور ہے۔ یعنی یہ کہ کوئی ممبر اپنے خیال دینی کو ایسے ناشایستہ طور پر شایع نکرے جس سے توہین مذہب غیر ممبر ظاہر ہو۔

نمبر۳ تہیاسوفیکل سوسائٹی کو سیاست ملکی و اوسکے امور متعلقہ کے بحث و تذکرہ سے کچھہ سروکار نہین۔ بلکہ مطلقاً پرہیز ہے اور کوئی شخص بحیثیت ممبر سوسائٹی شریک بحث و تذکرہ سیاست ملکی و امور متعلقہ اوسکے نہین ہوسکتا ہے۔

نمبر۴ کوئی ممبر کسی راے کو مثل راے سوسائٹی نہین ظاہر کرسکتا ہے۔ اور سوسائٹی کبھی کسی حالت سے پابند راے و عقائد اپنے ممبرون کا نہین ہوسکتی

شرائط مندرجۂ بالا سے ہر ایک ممبر پابند ہے و عدم تعمیلی سے کسی ایک شرط مذکور کے دہ ذیل ممبران تہیاسوفیکل سوسائٹی

سے خارج کیا جائیگا۔

فصل چھٹی

تھیاسوفی۔ اوسکی تعریف و قدامت

لفظ تھیاسوفی دو یونانی مخرجون سے مرکب ہے۔ معنی اوسکے برہم وِدّیا (علم الہی) ہے اس لفظ کو پہلے پہل چند حکمائے اسکندریہ نے (جنکا زمانہ قریب تین سو برس قبل پیدایش حضرت عیسیٰؑ کے تھا) واسطے ظاہر کرنے اس معنی کے موضوع کیا تھا۔ یہ وہی علم ہے جسکو اہل ہنود برہم وِدّیا۔ آتم ودّیا۔ گُپت وِدّیا۔ اور اہل اسلام علم لدن و علم تصوف کہتے ہین۔ یہ مجموعہ علم حق و مذہبِ حق و عملِ حق کا ہے جو ہمیشہ ایک دوسرے کے واسطے لازم ملزوم ہین۔ کل مذاہب اور علوم اوسی سے نکلے ہین۔ اور متفرق جسم اوسی ایک روح کے ہین۔ کل مذہب اور علوم مین جلوہ اوسکا کم یا زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک کی سرسبزی و حیات باعتبار کمی و بیشی نور اوس جلوکے ہے۔

علم تھیاسوفی اوپر کل اسرارِ عالم کے حاوی ہے۔

مثلاً برہمانڈ (عالم تکوین) کیا ہے - کیونکر ہوا ہے - کیونکر قائم
رہتا ہے - کیونکر اور کب اوسکا انجام ہوتا ہے - اس برہمانڈ
مین جو کچھ ہے وہ سب کیا ہے - اونکی ابتدا و انتہا کیا ہے - اور
اونکی متفرق حالتین و تغیرین و منزلین کیا ہین - اور یہ سب
تغیرات و متفرق حالتون و منزلون کی ضرورت اور مقصد
و قواعد کیا ہین - انسان کیا ہے - کیونکر بنا ہے - کیونکر ترقی کرتا ہے
مرنے و جینے مین اوسکی کیا حالت ہوتی ہے - اوسکا کیا انجام ہے -
اور اوسکو برہمانڈ اور حیوانات و نباتات و جمادات کی زندگی سے
کیا سروکار ہے - اِن سب امور (اور اونکے ساتھ جو اسرار متعلق
ہین) کے علم و تحقیقات کا ذخیرہ تھیاسوفی مین موجود ہے - اور
واضح رہے کہ یہ سب علم و تحقیقات تھیاسوفی کے صرف ذہنی و
قیاسی نہین بلکہ نتیجے تجربات اعلیٰ کے ہین - اور ہر ثابت قدم
اور محنتی آدمی یہ سب مسائل اور تعلیم تھیاسوفی کو خود تجربتاً جان
سکتا ہے -

یہ برہم وِدّیا علم قدیم ہے اور ازل سے ابد تک قائم ہے

ہر جگ و قرن ہین اسکے سیکھنے والے اور سکھانیوالے ہوئے ہین۔
اور ہر زمانہ ہین اس علم کے استادون نے ایک حصہ اس علم کا
بقدر استعداد اہل زمانہ واسطے تعلیم و رفاہ خلایق کے ظاہر کیا
ہے۔ زمانہ قدیم ہین اسکے مدرسے ہندوستان و مصر و ایران
ہین تھے۔ اور مغربی ملکون کے بڑے بڑے اوستادون و حکمائے
متقدمین (مثل فیثاغورس۔ افلاطون۔ وغیرہ) کی تعلیم انہین
ملکون ہین سے کسی ایک ملک ہین ہوئی تھی[۱]۔ علی الخصوص ہندوستان
ہمیشہ سے مخزن اس علم کا رہا ہے۔ اور زمانہ حال ہین بھی اس علم کا
ایک بہت بڑا مدرسہ کوہ ہمالیہ و تبت[۲] ہین ہے۔ اس مدرسے کے
چند مہاتمون (بزرگون) نے میڈم بلاوٹسکی کو تعلیم دیکر اوسکو
اپنا ایلچی واسطے بنا کرنے تہیا سوفیکل سوسائٹی اور ظاہر کرنے
ایک حصہ اس علم پاک کے جسکی ضرورت زمانِ حال کو بہت تھی
مقرر کیا۔

---

[۱] حضرت ابراہیم کے نسبت ہین بھی نقل ہے کہ وہ پورب سے آئے تھے۔

[۲] اس مدرسہ کی شاخین اور بھی چند مقامون ہین ہین۔

فصل ساتوین

دلائلِ قدامتِ وجودِ تہیا سوفی۔ نقلاً و عقلاً

اولاً نقلاً

(۱) بھگوت گیتا چوتھا ادھیاے مین سری کرشن ارجن سے فرماتے ہین:۔ مین نے اس ہمیشہ ایکسان رہنیوالے جوگ کو سورج کو بتایا تھا۔ وسورج نے منو کو بتایا۔ ومنو نے اکشواکو کو بتایا۔ اسیطرح سے ایک سے دوسرے کو ملتے ملتے راجرشیون نے پایا۔ وہ جوگ اس دنیا مین اب بہت دن سے غائب ہوگیا تھا۔ وہی پرانا جوگ آج مین نے تجھکو یہ سمجھکر بتا دیا کہ تو میرا بھگت اور دوست ہے۔ کیونکہ یہ بہت ہی اچھا پوشیدہ علم ہے جب جب دھرم گھٹتا ہے تب تب مین اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہون۔ نیکون کی حفاظت کے لئے بُرون کے ناش کے لئے دھرم کے قائم کرنے کے لئے ہر ایک جگ مین مَین ظاہر ہوتا ہون۔

پیغمبر اسلام نے بھی فرمایا ہے کہ ہم کوئی نیا مذہب سکھانے نہین آئے ہین بلکہ وہی پُرانا مذہب حضرت ابراہیمؑ اور حضرت

عیسیٰؑ کا سکھلانے آئے ہین - علیٰ ہذا حضرت عیسیٰؑ نے بھی ایسا ہی کہا ہے - پارسیون مین بھی ساسان پنجم و زردشت و منوچہرد جمشید وغیرہ نے کہا ہے کہ ہم وہی پرامہاباد کا مذہب سکھانے آئے ہین - [" امرت کا گھوٹ " جلد اول] -

بس یہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ سب سے پرانا جوگ جسکی نسبت سری کرشن گیتا مین ذکر کرتے ہین اور سب سے پرانا مذہب جسکی ایجاد کرنے کا کسی پیغمبر و پیشواے مذہب نے دعویٰ نہین کیا بلکہ ہر ایک نے اقرار نسبت اوسکے قدیم ہونے کے کیا - وہی ایک علم قدیم ہے جسکو مہاتمے ہند کے برہم وِدّیا و آتم وِدّیا اور بزرگان اہل اسلام علم تصوف و علم لدن کہتے ہین - جب دنیا مین یا دنیا کے کسی خاص ملک مین بوجہہ نہایت خودی و جہالت کے روشنی اوس علم قدیم کی بہت دھیمی ہو جاتی ہے - تو محافظان اس علم کے جنکا ایک فرقہ ہمیشہ اس دنیا مین موجود رہتا ہے اور جنکے درمیان مین یہ علم برابر سینہ بہ سینہ چلا آیا ہے اپنے شاگردون مین سے کسی ایک کو واسطے ہدایت خلایق اپنا ایلچی بناکر بھیجتے ہین - وہ

ایلچی حسب ضرورت وقت وحسب استعداد آدمیون اوس زمانہ کے ایک حصہ اس علم کا واسطے رفاہ اونکے ظاہر کرتا ہے۔ عوام اس حصہ علم قدیم کو جو حسب ضرورت وقت اور حسب استعداد اونکی اسطرح ظاہر کیا جاتاہے نیا مذہب سمجھتے ہین۔

(۲) ہر مذہب کے دو پہلو:۔ ایک پوشیدہ۔ دوسرا ظاہر۔ پوشیدہ پہلو صرف خاص آدمیون کے واسطے (کیونکہ اوسکے واسطے اسقدر محنت اور عقل اور ہمت اور وقت کی ضرورت ہے جو عام دنیادار لوگ صرف نہین کر سکتے اور اسلئے سمجھ نہین سکتے)۔ ظاہر پہلو عوام کے واسطے۔

اہل ہنود کو بخوبی معلوم ہوگا کہ برہم گیان مہاتمون اور رشیون کی محض ایک پوشیدہ چیز ہے جسکی خبر و علم معمولی ہنود کو کچھ بھی نہین۔ علی ہذا الملک یونان و مصر مین بھی قدیم زمانہ مین دو درجے تعلیم روحانی کے تھے۔ ایک چھوٹا۔ دوسرا بڑا۔ جسکو انگریزی زبان مین لیسر اور گریٹر میسٹریز کہتے ہیں اسیطرح سے بدھ دیولے بھی صرف تہذیب اخلاق اور ترک

خودی کی تعلیم معمولی لوگون کو دی۔ اور تعلیم اسرارِ روحانی کی صرف آزمائے ہوئے اور اونچے درجہ کے چیلون کے واسطے رکھی صوفیان اسلام بھی بخوبی جانتے ہین کہ پیغمبر صاحب بھی خاص خاص صحابیون کو خاص خاص وقت پر اسرار روحانی کی ہمو علم روحانی تعلیم پوشیدہ طور پر دیتے تھے کہ جس سے عام صحابیون کو کچھ سروکار نہ تھا۔ وہ علم اسرار روحانی ہنوز تصوف کے نام سے مشہور رہے اور مرشد سے مرید کو برابر سینہ بہ سینہ ملتا چلا آیا ہے۔

دوم عقلاً

کُل مذاہب چند بڑے بڑے مسئلات مین متفق ہین اور ایک دوسرے سے ملتے ہین۔ یہ معنی بھی تائید اس بحث کی کرتی ہے کہ کل مذاہب ایک ہی جڑ سے نکلے ہین۔ وہ بڑے بڑے مسئلات یہ ہین:—

(۱) فرایض عملی و اخلاقی۔ خودی کو چھوڑنا بُری حرکتون سے پرہیز کرنا دوسرے کی بھلائی کرنی ایسی ہدایت ہر ایک مذہب مین ہے۔ اسکی تائید مین مضمون ہر ایک مذہبی کتاب مین

ہر ایک مذہب کے اسقدر ہین کہ اونکو اس چھوٹے رسالہ مین بیان کرنا محض فضول ہے۔

(۲) خدا و نور خدائی کا ہر جگہ و ہر وقت مین ہونا اور اوسکا بنفسہٖ کل حدود و قیود سے آزاد ہونا۔ بھگوت گیتا مین سری کرشن کہتے ہین ۔ کل دنیا ہم مین پروئی ہوئی ہے جیسا کہ موتیون کے دانے تاگے مین۔

حضرت وصالی ماقیمان مین فرماتی ہین:۔

ابیات

ایکہ در ہیچ جا نداری جا۔ بوالعجب ماندہ ام کہ ہر جائی۔
اندرون و برون و از پس و پیش۔ در چپ و راست و زیر و بالائی۔

(۳) روح (آتما) انسان کی بنفسہٖ ایک شعاع آفتاب یزدانی کا ہے۔ و مثل جسم انسان مرتی نہین۔ بلکہ ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اسکو (جیسا کہ سری کرشن بھگوت گیتا مین فرماتے ہین) ہتھیار کاٹ نہین سکتا۔ آگ جلا نہین سکتی۔ پانی گلا نہین سکتا۔ ہوا سکھا نہین سکتی یہ کٹنے قابل نہین۔ جلنے قابل نہین۔

گلنے قابل نہین - سونگھنے قابل نہین - یہ لافانی ہے تمام جگہ ہے - مستقل ہے - قدیم ہے - پھر دوسرے مقام مین کرشن کہتے ہین - ہم تم یا یہ راجہ سب کبھی نہین نہین تھے (یعنے ہمیشہ تھے) - نہین اسکے بعد یہ سب نہین ہونگے (یعنی ہمیشہ ہونگے) -

کتب تصوف مین بھی اس قسم کے کلام بہت موجود ہین مثلاً :-

مرغِ شاخِ درختِ لاہوتیم (ہا ئیمان)

(کہ) ای بلند نظر شاہباز سدرہ نشین -
نشیمنِ تو نہ این کنج محنت آباد است -
ترا ز کنگرۂ عرش مینرنند صفیر -
ندانمت کہ درین دامگہ چہ افتاد است -
من ملک بودم و فردوس برین جایم بود -
آدم آورد درین دیرِ خراب آبادم -

حافظ رح

(۴) مسئلہ کرم - انسان کی اصلی ترقی اور تنزلی ادسکے اپنے اختیار مین ہے - یعنی ادسکے اپنے اعمال پر منحصر ہے جیسا کریگا ویسا پھل پائیگا - اس مین کوئی شک نہین کہ

بالفعل بعض مذہب والے اس مسئلہ سے بالکل کشیدہ ہین۔
مگر اوسکی تائید مین مضمون ہر کتاب پاک مین ہر مذہب کے موجود ہے۔
مثلاً بھگوت گیتا چھٹے ادھیاے مین لکھا ہے کہ اپنے سے اپنے کو
ترقی دے۔ اپنے کو گھٹاوے نہین۔ اپنا آپ ہی دوست ہی۔
اپنا آپ ہی دشمن ہے۔ چنانچہ اسیطور سے حضرت عیسٰی انجیل
مین فرماتے ہین۔ جیسا تم بوگے ویسا تم کاٹوگے۔ علیٰ ہذا
قرآن مین بھی آیا ہے۔ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
اَسَاءَ فَعَلَیْهَا[۱]۔ مولانا روم کا شعر اسبارہ مین نہایت
مشہور ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو۔ از مکافاتِ عمل غافل مشو[۲]۔

[فصل ۱۲ نسبت کرم کی پڑھو]۔

فصل آٹھوین

سبب وقوع بنیاد تھیاسوفیکل سوسائٹی

---

[۱] جسنے نیکی کی پس وہ اوسکی ذات کے واسطے ہے اور جسنے بدی کی پس وہ اوسپر ہے۔
[۲] گیہون گیہون سے اوگتا ہے۔ جو جو سے۔ کام کے بدلے سے مت غافل ہو۔

وانظہار عام مسئلات تہیاسوفی

(۱) اس صدی کے آدمیون کی انتہا درجہ کی خودی وخودغرضی-
جس سے ایک شخص دوسرے کے ساتھہ مثل خونخوار جانور کے پیش
آنے لگا-

(۲) قوت دماغی کی ترقی زمانہ موجودہ کے انسان مین-
جس سے وجہ سب چیزون کی (اور منجملہ اونکے وجہہ عقاید دینی کی)
وہ دریافت کرنا چاہتا ہے-

(۳) فلسفہ ومذہب کے درمیان مین مخالفت (علی الخصوص
ملک یورپ اور امریکا مین)-

زمانہ حال مین درمیان فلسفہ ومذہب کے بہت
ناموافقت اور جھگڑے آپڑے ہین- فلسفہ کو مذہب سے بالکل
نفرت- وصاحب مذہب کو فلسفہ سے مطلقاً پرہیز-

وجہہ- فلسفہ نے اپنی تحقیقات کو حواس خمسہ اور قوائے
دماغ کے احاطہ سے محدود کی ہے اور تکلیف ومحنت دریافت
قوائے روحانی گوارا نہین کرتی- بلکہ اکثر وجود سے بھی ان قوائے

روحانی کے مطلقاً انکار کرلی ہے۔ برخلاف اسکے مذہب نے
راہ تحقیق کی بالکل بند کردی۔ اور مدار اپنا صرف تقلید پر رکھا۔
فلسفہ بہ سبب اپنی کم حوصلگی کے اور مذہب بہ سبب خودی و
طمع علماے موخرین کے اس حالت کو پہونچا۔
نتیجہ۔ فلسفہ بالکل مادّی اور مذہب مرادف تقلید ہوگیا۔
دنیا کی یہ کیفیت دیکھکر اوستادان قدیم برہم وِدّیا نے
اپنے اوپر یہ فرض تصور کیا کہ ایک حصہ برہم وِدّیا کا بقدر استعداد
انسان زمانہ حال واسطے رفاہ عام ظاہر کیا جاے جس سے وے
بنجہ خودغرضی اور تعصب اور جھگڑے اور جہالت سے چھوٹکر مقام
صلح کل پر پہونچین۔ اور کُل مسائل فلسفہ و مذہب کو جنکی توضیح
ہنوز عام فیلسوف اور عام مذہب والے کے نزدیک ناممکن ہے
خود بہ مدد کُنجی اصول برہم وِدّیا کے حاصل کرلین۔
آیندہ فصلون مین برہم وِدّیا کے وہ مسئلے بیان کئے
جائینگے جو کہ تبت و ہمالیہ کے چند مہاتمون نے واسطے رفاہ اِس
زمانہ کے بذریعہ میڈم ہلاولسکی کے ظاہر کئے۔

تہیاسوفیکل سوسائٹی مین داخل ہونیکے واسطے اونکا ماننا اور
سچ سمجھنا ضرور نہین ہے۔ لیکن چونکہ بہ مدد اونکے کل مشکلات
وشکوک فلسفی و مذہبی حل ہوسکتے ہین اسلئے زیادہ تر ممبران
تہیاسوفیکل سوسائٹی کے اون مسئلے کو بہ طرز اصولات معقول مانتے
ہین۔ اور اون مین سے بعض جنہون نے نہایت محنت اور
نفس کُشی کے ساتھہ حواس روحانی کو کشف کئے ہین بذریعہ
اِن حواس روحانی کے اِن مسئلون کے راستی کو مثل امر واقع
جانتے ہین۔ اور ہر شخص جس مین ہمت محنت اور نفس کشی
کی سہے وہ یہ کام کرکے خود دیکھہ لے سکتا ہے۔

فصل نوین

تہیاسوفی کے چند اصولات ابتدائی۔

واسطے سمجھنے مسئلات برہم وِدیا کے ناظرین کو اصولات
مندرجہ ذیل پر بخوبی حاوی ہونا چاہیے۔

(۱) مبدا و مدار و منتہا سب چیزون کا ایک ہی ہے (یعنی
یہ کہ سب چیزین ایک ہی جڑ سے نکلی ہین اور اوسی مین قایم ہین

اوراوسمی مین لوٹ جاتی ہین)۔ وہ ذات کُل (پر برہم) ہے جسمین کسی

قسم کی تقئید (بندھن۔حد) نہین۔ وہ ہر وقت اور ہر جگہ ہے۔ مگر وقت اور

جگہ کی تبدیل و قید سے پاک ہے۔ [علاوہ اِسکے کسی تعریف یا کام کی اوس

خدا کیطرف نسبت کرنی اوسکے لاحدی کو محدود کرنی ہے۔ تکوین دنیا (سرشٹی)

اون دیوتون (مثل برہما۔ منو) یا فرشتون سے ہوتی ہے جو اوّلاً مثل شعاع

صبح کے آفتاب الٰہی سے نکلتے ہین]

(۴) برہمانڈ (عالم) کا ظہور و بطون وقتاً فوقتاً بعد گزرنے ایک زمانہ معین کے

ہمیشہ ہوتا ہے اور ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ جیسے کہ سمندر مین جوار و بھاٹھا۔

ہر چوبیس گھنٹہ مین دن اور رات۔ موسم مین بہار و خزان۔ انسان مین حیات

و ممات جسمانی یا جاگنا و سونا۔

بعد گزرنے زمانہ پرلئے کے (جسکے درمیان مین برہمانڈ ذات کل مین پوشیدہ

رہتا ہے) برہمانڈ و کل موجودات آہستہ آہستہ عالم بطون سے عالم ظہور مین نکل آتی ہین

اور بعد تمام ہونے مدت سرشٹی کے اور طے کرنے متفرق منزلون کے جو سرشٹی کے ایک

دور مین ہوتے ہین پھر ذات کل مین جذب ہو جاتے ہین۔ بزبان پوران اہل ہنود

سرشٹی نتیجہ برہما کے باہر سانس لینے کا ہے۔ اور پرلئے نتیجہ اوسکے اندر سانس کھینچنے

کا ہی۔ اسوجہ سے پوران والون نے مدت سرشٹی کو دن برہما کا و زمانہ پرلیئے کو رات برہما کی تمثیلاً قرار دئے ہین۔

(۳) برہمانڈ کا ظہور اول سے آخر تک ہر یک سرشٹی کے دور ہین سات طبقے پر ہوتا ہے ہر ایک طبقہ مابعد و ترکیب بادّی اوسکی بہ نسبت طبقہ ماقبل و ترکیب بادّی اوسکی غلیظ زیادہ ہو۔ پس مادّہ ہر طبقہ کا جداگانہ ہے۔ اور واسطے تحسس گیان ہر طبقہ اور اوسکے مادّہ کے جداگانہ حواس اور قوتون کی ضرورت ہے۔ اہل ہنود کے سات لوک و اہل اسلام کے ہفت افلاک کی ایک معنی (منجملہ اور دوسری معنیون) یہ بھی ہے۔

(۴) ہر جزو نمونہ اپنے کُل کا ہے۔ اسلئے کل موجودات عالم ظہور ہین ہفتگانہ ہین یعنے اونکے سات طبقے (یا حالتین) ہین اور ہر برہمانڈ کے سات طبقے کی ساتھ تناسب رکھتے ہین تائید اس امر کی کہ عالم ظہور مین سب چیزین ہفتگانہ ہین از رو علوم قدیم و زمانہ حال کے بھی ہوتی ہے۔ مثلاً افتاب کی سات کرنین اور اونکے سات رنگ۔ سات سُرین۔ سات لوک۔ سات دیپ۔ سات سمندر۔ سپت رشی۔ سات ستارے۔ ہفت افلاک۔ عدد سات عنقریب ہر مذہبون مین پاک سمجھا جاتا ہی۔ اور اکثر منتر و ورد سات بار (یا چند سات بار) پڑھے جاتے ہین۔

فصل دسوین

طبقات ہفتگانہ انسان

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ کل موجودات عالم ظہور

مین ہفتگانہ ہین - یعنی اونکے سات طبقے (یا حالتین) ہین

اور برہمانڈ کے سات طبقے کے ساتھہ تناسب رکھتے ہین -

پس علےٰ ہذا انسان کے بھی سات طبقے ہین - اور اون مین

سے ہر ایک طبقہ پر انسان فعل کرسکتا ہے - مگر دو طبقے پر

ایک وقت فعل کرنا عوام کے واسطے ناممکن ہے - سات طبقے

انسان کے حسب اصطلاح تہیاسوفی (برہم وِدّیا) اسطرح

پر مشہور ہین :- (۱) آتما - (۲) بدھی - (۳) مَنَس

(۴) کام (یا کامروپ) - (۵) پران - (۶) لِنگ شریر -

(۷) ستھول شریر - اِن مین سے ہر ایک طبقہ ما قبل بہ نسبت

ہر ایک طبقہ مابعد کے زیادہ تر لطیف و دشوار فہم ہے - پس

بنظر سہولت طبقات ہفتگانہ انسان اس ترتیب سے بیان

کیئے جائینگے - مقابل ہر ایک کے اوسکے ترجمہ و تصریح بزبان

اردو ذیل مین دیئے جاتے ہین -

نام طبقات	ترجمہ وتصریح بزبان اُردو
(۱) استھول شریر۔	جسم۔ سب سے کثیف طبقہ
(۲) لِنگ شریر۔	جسم لطیف یا جسم مثالی۔ یہ شبیہہ لطیف جسم کثیف کا ہے
(۳) پران۔	حیات۔ اس پر مدار حیات جسمانی ہے۔
(۴) کام (یا کامروپ)	نفس امارہ۔ قوائے نفسانی۔ (شہوت غصہ۔ طمع۔ نفرت۔ الفت وغیرہ۔)
(۵) مَنَس۔	ضمیر۔ من۔ عقل۔ (قوت خیال۔ حافظہ۔ تصور۔ ادراک۔ وغیرہ)
(۶) بُدّھی۔	قرارگاہ نور الٰہی۔
(۷) آتما۔	نور الٰہی۔

طبقات بالا میں سے طبقات اول وچہارم وپنجم پر فعل کرنے کا انسان کو اکثر اتفاق ہوتا ہے۔ مثلاً جب انسان اپنے حواس خمسہ کے ذریعہ سے کوئی فعل کرتا ہے تو

فعل اوسکا طبقۂ اول (ستھول شریر) پر ہے۔ جب وہ غصہ۔ شہوت۔ یا طمع مین اسقدر غرق ہے کہ اوسکو اور کسی دوسرے چیز کی خبر نہین تو فعل اوسکا طبقہ کام پر ہے۔ پھر جب وہ کسی مسئلہ عقلی کے سوچنے مین اسقدر مشغول ہے کہ اوسکو اور کسی چیز کی (مثلاً سامنے کی گھڑی مین گھنٹہ بجنے کی) مطلقاً خبر نہین تو فعل اوسکا طبقہ منس پر ہے۔ اب ہر طبقہ علحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

فصل گیارہوین

ستھول شریر جسم)

یہ چمڑا۔ گوشت۔ رگ۔ ہڈیون۔ پٹھے وغیرہ کا ڈھیر ہے۔ توضیح انکی علم تشریح بدن (اناٹمی) مین بخوبی موجود ہے۔ یہ طبقہ اسفل و غلاف بیرونی اور دوسرے طبقات کا ہے۔ اور بالکل فانی ہے۔ مرنے پر کل اجزا اوس کے الگ ہوکر عناصر (پنچ تتو) مین مل جاتے ہین۔ اور پھر دوسرے چیزون کے بننے مین استعمال کئے جاتے ہین۔

فصل بارہوین

لِنگ شریر (جسم لطیف جسم مثالی)

یہ قالب و شبیہہ لطیف جسم کثیف کا ہے - ترکیب مادّی اوسکی بُہوَرلوک[1] کے طبقہ سے ہے جسکا مادّہ صرف ایک درجہ لطیف زیادہ بُھرلوک (زمین - ارض) کے مادّہ سے ہے جس سے اشیاے محسوسات کے جسم بنے ہین - اسلئے حواس خمسہ جسمانی سے لِنگ شریر معلوم ہو نہین سکتا - (دیکھو فصل ۹ اصُول ابتدائی[2]) - آلات حواس باطنی مثل آلات حواس جسمانی لنگ شریر مین موجود ہین - بلکہ یہی سب جڑ آلات حواس جسمانی کے ہین -

لنگ شریر ظرف پران (حیات کا) ہے جو اوسکے ہر ایک جزو مین پوشیدہ ہے - اور چونکہ مدار زندگی جسمانی اوپر پران

---

[1] بُہوَرلوک (یا آکاش) کے اسفل حصہ سے لنگ شریر کی ترکیب ہوئی ہے

[2] فصل نوین ضمن ۳ -

گے ہے اور پران ہرایک جزو مین لنگ شریر کے سینچا ہوا ہے۔
اِسلئے لنگ شریر کا جسم کے اندر ہونا واسطے زندگی جسمانی کے ضروری
ہے۔ وقت موت کے یہ لنگ شریر آہستہ آہستہ جسم سے
علحدہ ہوتا ہے۔ اوسوقت کوئی صاحب نظر باطن لنگ شریر
کو مثل ایک قالب ہوائی (بنفشئی آلود) جسم سے نکلتا ہوا اور ایک
تار باریک سے اوس جسم کے ساتھ بندھا ہوا دیکھ سکتا ہی۔
اس تار کے ٹوٹتے ہی جسم بالکل مردہ ہو جاتا ہے۔ جسکو عوام
پران کا نکلنا کہتے ہین اوسکی تاویل از روی برہم ودیا یہی ہے
قبل موت کے بھی لنگ شریر جسم سے علحدہ ہو سکتا ہے۔ اولاً از خود
جسم کے نہایت ضعف سے ثانیاً ترکیب عملی سے۔
اولاً۔ جسم کے نہایت ضعف سے (مثلاً بحالت بیماری۔ یا نقاہت
یا تسلط جن یا بھوت) لنگ شریر از خود آہستہ آہستہ جسم سے نکلتا ہے۔
جیون جیون یہ صورت ہوائی جسم کے باہر نکلکر کامل ہوتی جاتی ہے جسم بےحس[۵۱] و حرکت
ہوتا جاتا ہے۔ اور جیون جیون وہ زائل ہوتی جاتی ہی جسم مین قوت و حواس[۵۲] آتی جاتی ہین۔

---

۵۱ بوجہ باہر نکل آنے لنگ شریر کے جو ظرف پران کا ہے۔
۵۲ بوجہ اندر گھس آنے لنگ شریر کے جو ظرف پران کا ہے۔

ثانیا - ترکیب عملی سے جوگی لنگ شریر کو جسم سے نکال سکتا ہے - وقت اس عمل کے جسم اوسکا بھی نہایت سست و بے حرکت ہوجاتا ہے - اسوقت اور اوس جگہہ پر کسی شور یا آواز کا آچانک سے ہونا یا کسی آدمی کا آچانک سے آجانا اوس جوگی کے واسطے نہایت خطرناک ہے - کیونکہ جسوقت کسی آچانک شور یا صدمہ سے لنگ شریر اچانک جسم مین بزور داخل ہوتا ہے تو دل کو بڑا دھڑکا ہوتا ہے - اور ممکن ہے کہ اوس صدمہ سے جوگی مرجائے[۵]

لنگ سریرا ور جسم سے ایسا تعلق ہے کہ جو ضرب یا زخم لنگ شریر خارجی پر پہونچائے جاوین وہ بعینہ جسم پر دکھائی دیتے ہین -

تین حالتین لنگ شریر کے نکلنے کی اوپر بیان کی

[۵] فائدہ - اکثر حالت خواب مین سونیوالے کا لنگ شریرا وسکے جسم سے باہر نکل آتا ہے پس اسلیئے سونیوالے کو اچانک جاگنا یا اوسکے نزدیک اچانک بہت شور کرنا مناسب نہین -

گئی ہین۔(۱) وقت مرنے کے۔(۲) جسم کے نہایت ضعف

سے۔(۳) ترکیب عملی سے۔ ان تین حالتون مین سے کسی

حالت مین لنگ شریر بذات خود جسم سے باہر بہت دور بلا مدد

طبقات اعلیٰ (مثل کام اور منس) جا نہین سکتا ہے مثلاً

لنگ شریر کسی شخص قریب المرگ کا بوجھہ اوسکے نہایت خواہش

اور حسرت کے کسی دوست یا رشتہ مند کے دیکھنے یا اوس سے

کچھہ کہنے کو بہت فاصلہ تک جاسکتا ہے۔ اوسوقت وہ دوست

یا رشتہ مند (اگر اوسکے قواے حسی بہت تیز ہون) اوس

لنگ شریر کو بصورت ایک ہوائی تصویر اوس شخص قریب المرگ[1]

کے دیکھہ سکتا ہے۔ [عوام مین قابلیت دیکھنے ایسی صورت

ہوائی و سننے آواز اوس صورت ہوائی کی اکثر حالت خواب

مین پیدا ہوتی ہے۔ چونکہ حالت خواب مین لنگ شریر آسانی

سے جسم کے قید سے آزاد ہوتا ہے اسوجہ سے حالت خواب

مین عوام زیادہ تر دوسرا اجسام لطیف سے متاثر ہو سکتے ہین]۔

[1] مرنے کے قریب۔

- مہاتمے اور اولیا بمدد قوت عقل علوی لنگ شریر کو بہت زور آور اور پر تاثیر بناکر ہزارون کوس واسطے تعلیم چیلے اور کسی ضرورت روحانی کے بھیج سکتے ہین -

جو صورت کہ اکثر بعض آدمی بوجہ تیزی و نزاکت قوای حِسّی اپنے چینڈاری یا مقبرے مین دیکھتے ہین وہ صرف لنگ شریر مردہ کا ہے - اوسکے اجزا بھی مثل اجزاے جسم کثیف بالکل پراگندہ ہوکر اپنے عنصر (یعنے بُھور لوک یا آکاش کے طبقہ اسفل) مین ملجاتے ہین - مگر چونکہ درمیان جسم اور لنگ شریر کے نہایت تعلق ہے اسلئے مدت پراگندگی اجزاے لنگ شریر کی اوپر مدت پراگندگی اجزاے جسم کے منحصر ہے - جب لاش مردہ جلادیجاتی ہے تو پراگندگی مین اجزاے جسمانی اور اسلئے پراگندگی مین اجزاے لنگ شریر کے زیادہ دیر نہین ہوتی - مگر اوس حالت مین جب کہ لاش مردہ جلائی نہین جاتی تو البتہ پراگندگی اجزاے جسمانی و اسلئے پراگندگی اجزاے لنگ شریر کے بہت زیادہ مدت مین ہوتی ہے - اسلئے واسطے بہبودی خلایق اور ایندہ بہبودی

روح جسم مردہ کے لاس کو جلا دینا بہتر ہے۔

فصل تیرہوین

پران

پران حیات مطلق (یا جیو[1]) کا عکس ہے جو برہمانڈ اور انسان سے طبقات اسفل پر پڑتا ہے۔ برہمانڈ کے کل چیزون کی بناوٹ اور قیام طبقات اسفل پر بذریعہ اسی پران کے ہے۔ برہمانڈ اور برہمانڈ کے کل چیزون کے سات طبقے اوپر بیان ہو چکے ہین۔ اِن مین سے تین طبقات اعلی ہمیشہ قائم ہین اور ہستی اِن طبقاتِ اعلی بذریعہ حیات مطلق (جیو) کے سبب ہے۔ بقیہ چار طبقات اسفل فانی ہین اور بناوٹ اور قیام اِن چار طبقات اسفل کے بذریعہ پران کے ہے۔ [واضح رہے کہ کہ انسان کے تین طبقات اعلی آتما۔ بُدّھی۔ منس اور چار طبقات

[1] لفظ جیو کے سنسکرت مین بہت سے معنی ہین۔ منجملہ انکے حیاتِ مطلق یا حیاتِ کُل یک معنی ہے۔ دوسرے معنی روح مقید بجسم ہے۔

اسفل کام - پران - لنگ شریر - ستھول شریر ہین -]

انسان مین مسکن پران کا لنگ شریر ہے - جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے - اور فعل قواے جسمانی امثل قد کا بڑھنا - گھٹنا - حرکت - دور خون - سانس لینا تھضیم غذا وغیرہ اسی پران سے ہے - بعد موت جسم جب (تھوڑے یا زیادہ زمانہ کے گزرنے پر) اجزاے لنگ شریر پراگندہ ہو جاتے ہین تو پران اپنی اصل حیات مطلق مین جذب ہو جاتا ہے - اور اوسکا ایک حصہ جس مین آلایش مادی زیادہ ہے ذریعہ حیات جسمانی نئے پیدا ہونیوالے جانورون و نئے اوگنیوالے درختون کا ہوتا ہے - غالباً اسی وجہہ سے اکثر مقبرے اور جنڈاریون پر درخت از خود اوگ آتے ہین -

فصل چودھوین

کام (یا کام روپ) خواہشات نفس امارہ

یہ جزاد مجموعہ کل خواہشات کی ہے - شہوت (کام) -

غصہ (کرودہ) - طمع (لوبھ) - محبت (موہ) - نفرت حسد - کینہ - اور حاجات جسمانی (مثل بھوکھ پیاس وغیرہ) یہ سب اسی طبقہ سے متعلق ہین - آرام اور تکلیف (سکھہ اور دکھہ) اسی طبقہ کا فعل ہے - خواہش زندگی جسمانی اسی طبقہ مین پیچیدہ ہے - اور یہی طبقہ انسان کا اوسکو حیات اور لذات جسمانی مین قید رکھتا ہے - اسلئے (حسب مضمون شاشتر اہل ہنود) جب تک خواہش کی کچھ بھی آلایش انسان کے روح مین باقی ہے وہ دنیا مین بار بار ضرور جنم لیگا - اور واسطے حصول مکتی کے اوسکو خواہش کی قید سے مطلقاً چھوٹنا چاہئے -

طبقہ کام منس کے نچلے طبقہ (یا ضمیر ادنیٰ) سے متعلق ہے - ان دونون کے ملنے سے کام منس کا وجود ہوتا ہے - چونکہ منس مرکز عقل اور گیان کا ہے اسلئے کام منس جز عقل دنیوی - عقل دماغی - اور عقل حیوانی کی ہے -

ہوش وحواس جسمانی نتیجہ فعل اجمالی پران اور کام منس کا ہے - حواس خمسہ کا ہی مقام ہے - اسی کے ذریعہ سے قابلیت فعل کی مرکز ہائے حواس ظاہری اور باطنی (جوکہ لنگ شریر مین پوشیدہ ہین) کو ہوتی ہے - جب تک پران کی حرکت اون مرکزون پر نہین ہوتی اونکا فعل نہین ہوسکتا - مگر پران جسم کثیف اور لنگ شریر کے مرکزون مین فقط حرکت ہی پیدا کرکے رہجاتا ہے - ان حرکات کی تبدیل حس اور ادراک حسی کے صورت مین بذریعہ فعل کا ماننس کے ہوتی ہے -

زمانِ حیات جسمانی مین کام ہر ایک ذرہ مین جسم اور لنگ شریر کے موجود ہے اور اوسکی کوئی صورت مجسم نہین ہوتی مگر بعد موت اور پراگندگی اجزائے جسم اور لنگ شریر کے اوسکی ایک صورت مجسم اجزائے آکاشش سے بنتی ہے - یہ صورت حقیقت مین کام روپ ہے - مقام یا حالت کام روپ کی کام لوک کے نام

سے مشہور ہے۔ اس کا بلوک مین درمیان کامروپ اور
طبقات اعلیٰ (یعنی آتما۔ بدّھی۔ منس) کے علیحدہ گی ہوتی ہے۔
اور بعد علیحدگی طبقات اعلیٰ کے پراگندگی اجزاے کامروپ کی
ہوتی ہے۔ جس زندہ شخص مین خواہشات نفسانی جسقدر
پختہ اور زور آور ہوتی ہین اوس شخص کے مرنے پر علیحدگی
درمیان کامروپ و طبقات اعلیٰ اور (بعد علیحدگی طبقات اعلیٰ
کے) پراگندگی اجزاے کامروپ کی اسیقدر زیادہ مدّت مین
ہوتی ہے۔ چنانچہ جو شخص حالت زندگی جسمانی مین اپنے خواہشات
نفسانی کو روکتا نہین اور پرورش قواے روحانی سے
مطلق غافل رہکر قواے دماغی کو صرف لذات اور اشغال دنیاوی
مین مصروف رکھتا ہے یا جسکی زندگی جسمانی کسی حادثہ یا
خودکُشی سے تمام ہوئی ہو اوسکا کامروپ نہایت قوی
ہوتا ہے اور بہت زمانہ تک قائم رہتا ہے اور اوسحالت
مین علیحدگی درمیان کامروپ اور طبقات اعلیٰ کے اور
پراگندگی اجزاے کامروپ کی بہت زیادہ مدّت مین ہوتی ہے

اور جو شخص کہ حالت زندگی جسمانی مین اپنے نفس امارہ کو
ضبط کرتا ہے اوسکے موت کے بعد اوسکا کامروپ کمزور
ہوتا ہے اور زیادہ مدت تک قائم نہین رہتا اور علیحدگی درمیان
کامروپ اور طبقات اعلیٰ کے آسانی سے ہوتی ہے اور بعدہٗ
اجزاے کامروپ جلد پراگندے ہو جاتے ہین۔ یہ مضمون
مطالعہ سے منس کے فصل کے اور زیادہ واضح ہوگا۔
اب چار طبقات ادنیٰ (یعنی ستھول شریر۔
لنگ شریر۔ پران۔ کام) کے بیان تمام ہوئے۔ یہ
چار طبقات ادنیٰ فانی ہین اور اون مین سے ہر ایک کے
اجزاے بعد موت کے تھوڑے یا زیادہ زمانہ مین پراگندہ
ہو جاتے ہین۔ بقیہ تین طبقات اعلیٰ (یعنی آتما۔ بدھی۔
منس) انسان کے دائمی جزو ہین اور ہمیشہ ہر حالت
اور ہر جنم مین قائم رہتے ہین۔ برخلاف اسکے انسان
کے چار طبقات ادنےٰ ہر جنم مین دوسرے ہوتے ہین۔

فصل پندرہوین
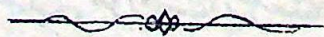
منس

یہی روح یا جیو ہے۔ خودی یا اہنکار کی ابتدا اسی طبقہ پر ہوتی ہے۔ یہی مدار عقل اور ہوشش کا ہے۔ یہی اصل انسان ہے جو کبھی مرتا نہین اور بار بار واسطے حصول کمال خودشناسی اور تجربات مادی جنم لیتا ہے۔ آخر کار بعد حصول کمال خودشناسی اور تجربات مادی روحِ کُل یا ذاتِ مطلق (برہم) مین جذب ہو جاتا ہے۔ اسی کو مُکتی ۔ نروان۔ یا وصال کہتے ہین۔ منس حقیقت مین ایک دیوتا یا فرشتہ ہے۔ اور اوسکی سرشت ایک جوہر الہی ہے تاہم ایسی پاک نہین کہ ذات پاک (روح کُل برہم) مین مل جانے کے قابل ہو۔ اس بات کے حاصل کرنیکے لئے اوسکو صفائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور اوس صفائی کے حاصل کرنے کیلئے اوسکو متفرق جسمون کے ذریعہ سے عالم کے ہر قسم کے

وجود اور خیالات کے علم اور تجربے جمع کرنے پڑتے ہین۔

اب منس کے کسی ایک جنم کا سرگزشت بطور نمونہ کے شروع سے آخر تک مجملاً بیان کیا جاتا ہے۔

اوپر بیان ہو چکا ہے کہ چار طبقات ادنی ہر جنم مین تبدیل ہوتے ہین اب واضح رہے کہ یہ تبدیل ہر دوسرے جنم مین باعتبار پہلے جنم کے کرم (اعمال) کے ہوتا ہے۔ اولاً لنگ شریر (حسب اعمال اوسکے پہلے جنم کے) اجزاے آکاش سے دیوتے تیار کرتے ہین۔ تب یہ لنگ شریر ماں کے رحم مین (ایک ایسے خاندان مین جو اوسکے مناسب ہے) داخل ہوتا ہے۔ اس قالب ہوائی پر سب سے نیچے درجہ کے دیوتے ذرات سفلی کو جمع کرکے جسم (ستھول شریر) بناتے ہین۔ اب ایک مٹی کا گھر واسطے رہنے منس کے تیار ہو گیا۔ اب اسمین اسکو رہنا چاہیئے۔ لیکن بذاتہ وہ ایسا لطیف جوہر ہے کہ فعل اوسکا طبقۂ جسم پر اور تعلق اوسکا طبقۂ جسم سے کسیطور سے ممکن نہین۔ مگر بلا تعلق جسم اوسکو دنیاوی تجربے حاصل نہین ہو سکتے اسلئے

وہ اپنے جوہر پاک سے صرف ایک کرن یا سایہ نکالتا ہے - یہ کرن آکاش کے ایک لطیف حصہ کا لباس اپنے اوپر پہن کر جنین (بچہ ماں کے رحم کے اندر) مین داخل ہوتی ہے - جیون جیون بچہ کا جسم بڑھتا جاتا ہے یہ کرن اوسکے سوچنے اور سمجھنے کی قوت ہوتی جاتی ہے - اس کرن کو جو اسطرح جسم مین آپھنستی ہے مدھم منس (ضمیر ادنی) کہتے ہین اور اصل منس کو جس سے یہ کرن نکلتی ہے اوتم منس (ضمیر اعلی) کہتے ہین - پس اسطرح سے جنم کے حالت مین جیو کی دو کیفیتین ہین ایک اتم منس دوسرا مدھم منس - اوتم منس ہمیشہ عالم پاک (دیولوک) سے تعلق رکھتا ہے - اور کل اعلی او پاک خیالات اور فیاضانہ افعال کا مبدا ہے - مدھم منس جڑ عقل دماغی (ادراک - تصور - حافظہ - ذہانت) وغیرہ کی ہے اور بوجہ تعلق جسمانی کے طرف خواہشات کے مائل ہوتا ہے اور اس اعتبار سے اوسکو کام منس بھی کہتے ہین -

پس یہی مدھم منس شریر دھاری جیو (روح مقید بجسم) ہے جسکو دنیا کے سفر سے ذخیرہ تجربہ کا جمع کرنا ہے - اوسکے

دو کنارے (یا حالتین) ہین - ایک کنارہ (گویا جانب سر)
سے اوسکو تعلق اوتّم منس کے ساتھہ ہے جو اصل جڑ اوسکی ہے -
دوسرے کنارہ (گویا جانب پا) سے اوسکو تعلق کام اور دوسرے
طبقات ادنی سے ہے - اسوجہ سے وہ حالت کشاکش مین مبتلا
رہتا ہے - اگر قوت کام اوس جسم مین جسمین اوسکے کرم نے
اوسکو اس جنم مین ڈالا ہے غالب ہے تو خیالات اوسکے ہمیشہ افعال
نفسانی کے طرف مائل ہونگے اور اوسکے واسطے ترقی کرنی (جب
تک کہ وہ ہمتِ مردانہ واسطے دبانے کام کے نکرے) سخت دشوار
ہوگی - اور ممکن ہے کہ بوجہ غلبہ کام کے وہ بالکل اوسکے قید مین
پھنس جائے - اور اوسکے تعلق کا رشتہ اوتّم منس سے بالکل ٹوٹ
جاے - برخلاف اِسکے اگر اوسکے جسم مین کام مدھم منس کے ماتحت ہو
تو افعال اوسکے ہمیشہ خوب اور نیک ہونگے اور خیالات اوسکے
ہمیشہ اپنی جڑ اوتّم منس کیطرف رہینگے - علی ہذا اگر قوت کام اوسط
درجہ کی ہو تو مدھم منس کے افعال کبھی اچھے کبھی برے کیطرف
ہونگے پس اسطور سے مدھم منس کے تین حالتین ہو سکتی ہین -

(۱) وہ اپنی متواتر کوشش اور ہمت سے اپنے اصلی مقام
(اوتّم منس) مین پہونچکر کثافات دنیاوی سے پاک ہو جاے۔
(۲) کسیقدر اوتّم منس کیطرف اور کسیقدر کام کیطرف مائل
ہو۔عموماً اوسط درجہ کے نیک شخصون کا یہی حال ہے۔
(۳) وہ غلبہ کام سے ایسا مغلوب ہو جاے کہ اوسکے قید
مین مطلق پھنس جاے۔ اور اوتّم منس سے اوسکے تعلق کا
رشتہ بالکل ٹوٹ جاے۔

فصل سولھوین

مدّھم منس کی تین حالتون کی تشریح

حالت اول

(۱) مدّھم منس اپنے اصلی مقام (اوتّم منس) مین جا ملے۔
یہ درجہ بہت سے جنم کے متواتر کوشش اور نفس کُشی
کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ جیون جیون نیا جنم ہوتا ہے طبقات
ادنیٰ زیادہ پاک اور لطیف اور قابل پانے فیض اوتّم منس
کے ہوتے جاتے ہین۔ اوتّم منس کے کرن یعنے مدّھم منس کا

کام یہ ہے کہ وہ تاریکی اور جہالت کو رفع کرے - یہ تاریکی اور
جہالت اوسکو اپنے اصلی ذات (سروپ) سے بیخبر کر اور کام
کے پھندے مین پھنسا کا لک بنا دیتی ہے اور اسوجہ سے وہ اپنے
کالک روپ ہی کو اپنا سچا سروپ دھوکھے مین آکر خیال کرتا ہے
چنانچہ جنم جنم کے کوشش سے جب وہ تاریکی اور جہالت رفع
ہو جاتی ہین اور بدھم تتس کام پر پوری فتح پاتا ہے - طبقات
ادنی بدھم تتس کے نور سے روشن ہو جاتے ہین - اور
بدھم تتس اپنے اصلی مقام اوتم تتس مین جا ملتا ہے - عارف
(گیانی) تب فنا فی الذات (مکت) ہو جاتا ہے اور جنم مرن
کے چکر سے رہائی پاتا ہے - اب جنم لینا اوسکے لئے لازمی
نہین بلکہ اوسکے اختیار مین ہے - جب کسی خاص فائدہ
یا رفاہ عام کے لئے جنم لینا وہ ضروری سمجھتا ہے تو پھر وہ
اپنی مرضی سے جنم لیتا ہے - ورنہ اعلی مقامون (دیولوک
برہم لوک - وغیرہ) مین بغیر ستھول شریر حالت روحانی
مین رہتا ہے اور ہمیشہ دنیا کی ترقی مین مدد دیتا رہتا ہے -

ایسے روحون کو مُکت آتما (آزاد روحین) کہتے ہین۔

حالت دوم

(۲) مدھم منس کسیقدر اوتم منس کے طرف ترقی کرے اور کسیقدر کام کے طرف مائل ہو۔ یہ حالت عموماً اوسط درجہ کے نیک شخصون کی ہے۔ تمام زندگی گویا ایک لڑائی کا میدان ہے اور مدھم منس کام پر فتح حاصل کرنیکی غرض سے لڑائی کرتا ہے (چنانچہ مہابھارت مین کورو اور پانڈو کی لڑائی تواریخی پیرایہ مین اسی گیان کو سکھاتی ہے)۔

مضمون کام کے ذیل مین بیان ہو چکا ہے کہ بعد موت اور پراگندگی اجزاے جسم اور لنگ شریر کام (مجملاً کل خواہشات) کی ایک صورت مجسم اجزاے آکاش سے طیار ہوتی ہے۔ اس صورت کو کامروپ کہتے ہین۔ اور کامروپ کے مقام (یا حالت) کو کاملوک کہتے ہین اس کاملوک مین درمیان کامروپ اور طبقات اعلیٰ (آتما۔ بدھی۔ منس) کے علیحدگی ہوتی ہے۔ پاک حصہ مدھم منس کا

کامروپ سے آہستہ آہستہ تھوڑی یا زیادہ مدت مین علیحدہ ہوکر معہ تجربات پاک دنیاوی جو قابل قبول اتم منس کے ہے اپنے ساتھ لیکر اپنے اصلی مقام (اوتم منس[ل]) مین جا ملتا ہے۔ منس تب اوتم اور مدھم کے دوئی سے چھوٹ کر پھر ایک ہو جاتا ہے۔ اور اس کیفیت مین وہ تا شروع دوسرے جنم کے ایک مقام (یا حالت) مین جسکو سورگ (دیو کان) یا بہشت کہتے ہین بہت زمانہ تک رہتا ہے۔

یہ سورگ مقام (یا حالت) آرام ہے جسطرح سے انسان دن کو محنت کرکے رات کو حالت خواب مین آرام کرتا ہے اوسیطرح سے روح حیات دنیاوی کے تکلیف سے فارغ ہوکر عالم سورگ مین آرام کرتی ہے۔ حیات

ل کیونکہ اوتم منس بذاتہ ایک دیوتا ہے۔ کوئی خراب چیزین اور برے تجربے اوسکی ذات پاک مین داخل نہین ہو سکتے۔ یہ سب کامروپ مین پھنسے ہوئے بمقام کاملوک رہ جاتے ہین۔

دنیاوی مین اوسکی جو جو پاک خوشیان اور فیاضانہ خواہشات
اور حوصلے تھے وہ سب معہ سامان تحصیل اور تکمیل اون کے
اوسکو حالت سورگ مین بزور قوت تصور حاصل رہتے ہین
اور اونکے ذریعہ سے عالم سورگ گزشتہ حیات دنیاوی کا
جزو پاک ہو جاتا ہے۔ اس بہشتی زندگی کا اوسط زمانہ قیام
پندرہ سو برس ہے۔ اس عرصہ مین روح تجربات پاک کو
بطور غذاے روحانی ہضم کر اونکو اپنا جزو روحانی بنالیتی ہے
اور اسطرح سے تروتازہ ہوکر دوسرے جنم کی محنت قابل ہوتی ہے۔
جسطور سے ایک دن کی غذا حالت خواب مین ہضم ہو کر جزو
جسم انسان ہو جاتی ہے اور اوس سے اوسکو دوسرے دن
طاقت محنت کی ہوتی ہے اور جو آدمی ایک دن بھوکھا رہتا ہے
یا بہت کم کھانا کھاتا ہے اوسکو دوسرے دن طاقت کام
کرنے کی نہین ملتی۔ اوسیطور سے جو آدمی نیک تجربے
حاصل نہین کرتے وہ گویا اپنی روح کو بھوکھی رکھتے ہین
اونکے روح کو کام سے لڑنے کی قوت اور بھی بہت کم دوسرے

جنم مین ہوگی۔ علی ہذا جس شخص کو اس جنم مین کام کے روکنے
کی قوت بہت ہی کم ہے تو سمجھنا چاہئے کہ اوسنے اپنے روح کو
بوجہ نہین (یا بہت ہی کم) حاصل کرنے نیک تجربے کے گذشتہ
جنم مین بھوکھی رکھی تھی۔
مدھم منس کا پاک حصہ اور تجربات اعلیٰ تو اسطرح اُتم منس
مین جاملے۔ اب مدھم منس کے کثیف حصہ اور تجربات اسفل کا
حال سنئے۔ یہ کامروپ مین پھنسے ہوئے کاملوک مین ہیجاتے
ہین۔ بذریعہ کثیف حصہ مدھم منس کے کامروپ کو ایک قسم کا
موہوم ہوش ہوتا ہے اور حیات دنیاوی کی کچھ تھوڑی
سی خفیف یاد رہتی ہے۔ اگر عرصہ حیات دنیاوی مین کام
مدھم منس پر غالب رہا ہو تو کامروپ زیادتی قوی اور پائدار
ہوتا ہے اور موت کے بعد مدت تک قائم رہتا ہے۔ جسقدر
حصہ مدھم منس کا کامروپ مین پھنسا رہتا ہے اوسکا ہوش
اوسیقدر تیز ہوتا ہے اور اوسکی پائداری بھی اوسیقدر
زیادہ ہوتی ہے۔ اگر حیات دنیاوے مین عادات اور

خیالات کام سے پاک رہے ہون تو کامروپ بہت کمزور
اور ناپائدار ہوتا ہے اور موت کے بعد تھوڑے ہی عرصہ مین
پراگندہ ہوکر فنا ہو جاتا ہے -
کامروپ جوشس ہوتا ہے وہ برائی سے بھرا ہوا ہوتا ہے
اور بُرائی کیطرف ہمیشہ مائل رہتا ہے - اسی کو بھوت -
پریت - چوڑیل وغیرہ کہتے ہین - جس کامروپ مین خواہشات
نفسانی بہت غالب ہوتی ہین اور بوجہہ نہین رہنے جسم کے
اون خواہشات کو وہ پوری نہین کرسکتا تو یہ زندہ شخصون
(خصوصًا ایسے آدمی جنھین کام کا غلبہ زیادہ اور دھم بنس کمزور
ہوتا ہے) کے لنگ شریر پر فعل کرکے اونکے کام اور پران
سے پرورش پاکر قوت اور تازگی حاصل کرتا ہے اور اون کے
لنگ شریر کو اپنی کدورت سے ناپاک کرکے اوس مین مادہ
کام کو اشتعال دیتا ہے اور تخم لاعلاج بیماریون کا اوس مین
بوتا ہے - اکثر ان موذیون کا گزر ایسے مقامات مین ہوتا ہے
جہان خونریزی اور افعال نفسانی بہت ہوتے ہین - مثلاً

شراب خانہ ۔ تاڑی خانہ ۔ رنڈی خانہ ۔ قصاب اور چق
کی دوکان ۔ آدمی یا جانور کے مارے جانے کی جگہہ ۔ جُوا
کھیلنے کی جگہہ ۔ وغیرہ اسوجہ سے ان جگھون سے پرہیز
رکھنا ضرور ہے ۔ مگر سب سے عمدہ ترکیب ان موذیون
سے بچنے کے واسطے یہ ہے کہ اپنے کو ناپاک خیالات اور
حرکات سے ہمیشہ پاک اور اپنے قوت ارادی کو ہر وقت
مضبوط رکھے ۔

حالت سوم

(۳) تیسری حالت مدھم منس کی یہ ہے کہ کام سے مغلوب
ہوکر اوسکے ساتھہ ایک ہوجاوے اور اوسکے تعلق کا رشتہ
اوتّم منس سے بالکل ٹوٹ جاوے ۔ یہ حالت ویسی ہی شاذ
اور نادر ہے جیسی حالت اول یعنی مدھم منس کا اوتّم منس مین
بالکل ملجانا ۔ جسطور سے جب تک خواہشات نفسانی کی ذراسی
آلایش بھی مدھم منس مین باقی ہے وہ اوتّم منس مین بالکل
ملکر ایک نہین ہوسکتا ۔ اوسی طور سے جب تک مدھم منس

کی ذراسی توجہ بھی نیکی کی طرف ہے اوسکے تعلق کا رشتہ
اوتم منس سے بالکل ٹوٹ نہیں سکتا۔ یہ شامت اوسی
شخص کی مدھم منس پر آتی ہے جسمین خیال نیک ذرا بھی
نہ ہو۔ ایسے شخص کا مدھم منس کام کے غلبہ سے مطلق زیر
ہوکر اوسکے اندھیرے قیدخانہ مین گر جاتا ہے۔ اور اس سبب
سے اوسکے تعلق کا رشتہ اوتم منس سے بالکل ٹوٹ جاتا ہے۔
اب وہ اپنی اصل ذات سے علیحدہ ہوکر ایک نفسانی جانور
ہوجاتا ہے۔ ایسا انسان صرف ایک خوفناک مجموعہ طبقات
ادنیٰ کا ہے۔ اور طبقات اعلیٰ سے بالکل جُدا ہوکر
خیالات نیک سے ایکدم خالی ہوتا ہے۔ اور خاصیت
حیوانی سے بالکل معمور ہوکر ہمیشہ بلاوجہہ صرف بتقاضای
اپنی نفسانیت اور ذاتی بُرائی کے بدی اور ایذا رسانی
کیطرف مائل ہوتا ہے۔ اوسکی حالت ٹھیک مثل حیوان
بے لگام کے ہے کیونکہ طبقات اعلیٰ کا دباؤ اب اوس پر
کچھ بھی نرہا۔ بلکہ ایسا شخص حیوان بے لگام سے بھی زیادہ

موذی اور بدتر ہے بوجہ اسکے کہ اوسکا ادھم منس کام کے
مطلق ماتحت ہوکر صرف ایک آلہ خطرناک کام کا ہوگیا ہے۔
ایسے شخص مین رحم۔ ہمدردی۔ انصاف یا نیکی کا نام بھی
نہین ہوتا۔ ایساہی شخص کو حقیقت مین انسان صورت شیطان
سیرت کہنا چاہیئے۔

ایسے شخص کو مرنے کے بعد کوئی حالت سورگ کی حاصل
نہین ہوتی کیونکہ جو طبقہ انسان (اوتم منس) کا سورگ مین
جاتا ہے اوس سے اوسکو علیحدگی حالت حیات جسمانی
مین ہوگئی۔ ایسے شخص کا مروپ (بوجہ اوسمین پھنسے ہوئے
رہنے کل مانسک کرن یا ادھم منس کے) بہت ہی زیادہ قوی
اور مصیبت زدہ پریت ہوتا ہے اور بہت ہی زیادہ زمانہ تک
قائم رہتا ہے۔ ایک خصوصیت اوس مین اور یہ ہے کہ وہ
پریت اوسی حالت کامروپ سے پھر بصورت انسان واسطے پوری
کرنے اپنی بری خواہشات کے دوبارہ سہ بارہ جنم لے سکتا ہے
اور چونکہ یہ اوتم منس کے نور سے محروم ہے اسلئے پھر جنم لینے

ہے اوسکی خاصیت نہین بدلتی بلکہ وہ شیطان مجسم ہوتا ہے
ہر جنم مین بدتر ہوتا ہوا آخرکار جب بدھم منس کی روشنی بالکل
گم ہوجاتی ہے (کیونکہ یہ روشنی صرف ایک سایہ اوتم منس کا ہے
اور بلا اوسکی ہمیشہ قائم نہین رہسکتی) تب اوسکے اجزاے
نیست و نابود ہوکر عناصر مین ملجاتے ہین اور جسمون کے بننے
مین کام آتے ہین۔

جس جنم مین بدھم منس اس طور سے اوتم منس سے جدا ہوکر
کام مین پھنس جاتا ہے وہ جنم محض بے فائدہ ہوتا ہے۔
کیونکہ اوس جنم سے کوئی تجربہ اوتم منس کو واسطے آئندہ ترقی
اوسکے حاصل نہین ہوا۔

تین حالتین مذکورہ بالا مین سے حالت دوم اکثر عام انسان
کی ہوتی ہے اسلئے حالت دوم معہ حالت سورگ اور کالوک
جو اوسکے ذیل مین بیان کئے گئے ہین (اور جسوجہہ سے وہ
مضمون زیادہ طویل ہوگیا) گویا نقشہ حال عام انسان کا ہے۔
ہملوگ کو حالت سوم سے بچنے اور حالت اول مین پہونچنے

کی ہر وقت کوشش کرنی چاہیے۔

حالت دوم کے ذیل مین بیان کیا گیا ہے کہ کامروپ تھوڑے یا زیادہ زمانہ مین فنا ہو جاتا ہے۔ مگر اعمال جنکا وہ کامروپ مرقعہ حال تھا اونکے نتیجے اوسکے ساتھہ فنا نہین ہوتے یہ نتیجے ایک حالت دگی یا غشی مین اوس زمانہ تک کالوک مین پڑے رہتے ہین جب تک کہ بعد تمام ہونے حالت سورگ کے روح پھر دوسرے جنم کے واسطے تیار ہو کر اس دنیا کے طرف رخ پھیرتی ہے۔ اوسکے اسطرف رخ پھیرتے ہی وہ نتیجے حالتِ غشی سے ہوش مین آ اوٹھہ کھڑے ہوتے ہین اور بوجہ رشتہ تعلق سابقہ کے اوس جیو کے پیچھے دوڑتے ہین اور اوس جسم مین جو اوس روح کے واسطے تیار ہوتا ہے جا گھستے ہین اور اوس جسم کے ذریعہ سے اوسکو سزا اعمال بد سابقہ کا دیتے ہین۔

قبل تمام کرنے مضمون منس اوسکے ظہور کے نسبت چند کلمہ اور بھی لکھنا ضرور ہے۔

فصل ستّرہوین

قوائے نفس کے ظہور

مدھم نفس کے افعال (مثلاً قوتِ ادراک - عقل - ذہانت - حافظہ - تصور - وغیرہ) کا ظہور آلات جسمانی (خصوصاً دماغ - جگر وغیرہ) کے درستگی پر منحصر ہے - اور درستگی اور غیر درستگی ان آلات کی نتیجہ اعمال گزشتہ اور حال کا ہے - اگر یہ سب آلات درست ہون تو قوای عقلیہ مندرجہ بالا کے ظہور بذریعہ اونکے ٹھیک طور پر ہونگے - ورنہ خلاف اوسکے مخبوط الحواسی کم عقلی اور نفسانیت دیکھنے مین اوینگی ^۵۲

زمانہ حال کے انسان مین ظہور عقل دماغی اور دنیاوی (جو کہ فعل مدھم نفس کا ہے) روز بروز زیادہ ہوجاتا ہے

۵۲ اس جنم کے اعمال نفسانی (خصوصاً شراب خواری اور کثرت جماع) سے بھی دماغ و جگر وغیرہ کے افعال مین فتور پیدا ہوتا ہے -

اور غالبًا ہر شخص مین (زیادہ کم) پایا جاتا ہے۔ مگر ظہور عقل علوی جو فعل آتم منس کا ہے نہایت شاذ و نادر ہے۔ روشن ضمیری۔ کشف۔ الہام وغیرہ اسی کے ظہور کے متفرق حالتین اور درجے ہین۔ اسکے ظہور کے لئے پاک طریقہ سے زندگی بسر کرنی اور برے خیالات کو کبھی دل مین راہ نہ دینے شرط لازمی ہے۔

یہی اوتم منس اصل خود اختیاری اور فتح کا ہے۔ اور صرف اسی کے ربط سے اسکی کرن (مدھم منس) کام پر فتح حاصل کر سکتی ہے۔ اس ربط کے قائم رکھنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مدھم منس ہمیشہ یہ خیال کرے کہ ہم بڑے باپ کے بیٹے ہین بلکہ اوسکے ایک جزو ہین۔ ہم کام کو ہمیشہ دباوینگے اور وہ کسیقدر سرکش ہو ہمپر قابو نہین پاسکتا۔ ایسا ہمیشہ سوچتا ہوا اگر مدھم منس برابر کوشش کرتا جاویگا تو کام پر ضرور فتح پاویگا اور کام کے قید سے آزاد ہوا اوتم منس سے ربط پیدا کر بہت فیض حاصل کریگا

اوتم منس کے پاک قوتون (مثل آنند - علم غیب وغیرہ
کے عکس اور اثر مدھم منس پر اور مدھم منس کے ذریعہ سے طبقہ
دماغی پر پہونچینگے اور عقل دماغی مین خاصیت روشن ضمیری
کی پیدا ہوگی - اوتم منس (جیساکہ اوپر بیان ہوا) ایک
دیوتا ہے اور جملہ علوم کا ذخیرہ ہے - مگر بوجہہ اوسکے
پاکی اور لطافت کے اوسکا فعل بے توسط طبقات ادنے
پر ہو نہین سکتا - اسلئے قبل اسکے کہ طبقات ادنیٰ اوس سے
کچھہ فائدہ اوٹھا سکین مدھم منس کو (جو ذریعہ رابطہ کا درمیان
اوتم منس اور طبقات ادنیٰ کے ہے) قابل اسکے ہونا چاہیئے
کہ اوس چشمہ فیض و علم سے ربط کامل پیدا کرکے فیض حاصل
کر سکے - مگر اوسکے واسطے اوسکو قید کام سے آزاد ہونا اور
ہر وقت خیال اپنے اصلی مقام (یعنی اوتم منس) کا رکھنا ضرور
ہی - اس مین کوئی شک نہین کہ مدھم منس اکثر کام مین گرفتار رہتا
ہے - مگر یہ گرفتاری بسبب اوسکے پست ہمتی کے ہے - یہی اصلی
حاکم کام اور دیگر طبقات ادنیٰ کا ہے - مگر بوجہہ اوسکے پست

ہمتی کے اوسکے رعایا (غصہ شہوت وغیرہ) اوسکی سلطنت کو اوس سے چھین اوسکو اپنا غلام بنا لیتے ہین۔ مگر (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) وہ بڑے باپ کا بیٹا ہے۔ اگر وہ پورے درجہ سے ہمت کرے اور کسیطرح سے بد اعتنائی سے اپنی رعیت کا م کے گھبرائے نہین اور برابر کوشش اوسکے دبانے اور روکنے کی کرے تو اوس پر فتح کلی ضرور حاصل کر سکتا ہے اور اپنی کھوئی ہوئی سلطنت کو پھر پا سکتا ہے۔

فصل اٹھارہوین

آتما ــــ بُدّھی

لفظ آتما کے بہت سے معنی ہین۔ ایک خود۔ دوسرے روح۔ جیو (منس۔ یا آتما۔ بُدّھی۔ منس) جو انسان کا دائمی اور لافانی حصہ (ابیناشی پُورش) ہے۔ لفظ آتما کی تیسری معنی ذات مطلق ہے۔ اور اسی معنی مین تھیا سوفی مین استعمال کی گئی ہے۔ یہ بَرہم اصل اور نتیجہ سب چیزون اور شکلون کا ہے۔ اور اوسی سے نکل کر سب اوسی مین

ملجاتے ہین۔ یہ آتما ہمیشہ اور ہر جگہ یکسان قائم ہے۔
اور اسوجہ سے اسکا حصہ انسان مین بھی خواہ مخواہ پہونچتا ہے
اور اوسکا سب سے اعلی طبقہ ہے۔

آتما کے اوپر جو پہلا پردہ یا غلاف ہے اوسکا نام
تھیا سوفی کے کتابون مین بُدّھی[1] ہے۔ بلا توسط اس پردہ
کے بڑے کاملین کو بھی روشنی آتما کی معلوم نہین ہوتی ہے۔
آتما اور بُدّھی طبقات عام کل خلایق کے ہین یعنی یہ دو
طبقے ہر چیزون مین علیحدہ علیحدہ نہین۔ بلکہ ایک ہی آتما بدھی
ہر ایک ذرہ مین تمام عالم کے پھیلی ہوئی ہے۔
آتما بدھی مین بوجہ لطافت بیحد اور عمومیت اوسکے کسی
قسم کی خودی (اہنکار) نہین۔ خودی کی ابتدا طبقہ منس
پر ہوتی ہے۔ مگر منس کی خودی دنیاوی خودی سے (جو اپنے
واسطے دوسرے کو ایذا دینی پسند کرتی ہے) بالکل جداگانہ

[1] عموماً جس قوت کو کتب سانکھیہ و بیدانت مین بُدھی نام دکیا ہے
وہ مدھم منس کی ایک قوت ہے۔

ہے ہنس کی خودی صرف اعلیٰ درجہ کا ہوش (چیتنیتا) ہے
برخلاف اسکی دنیاوی خودی مدھم ہنس کے کام مین پھنسنے سے
پیدا ہوتی ہے۔ جو تعلق کہ مدھم ہنس کو اوتم ہنس سے ہر جنم
مین ہے وہی تعلق ہنس (یا اوتم ہنس) کو آتما بدھی سے
ہر کلپ[1] مین ہے۔ جسطور سے مدھم ہنس کے اعلیٰ تجربے ہر جنم
مین اوتم ہنس مین جذب ہوتے ہین اوسیطور سے ہر کلپ
مین ہنس کے تجربات آتما بدھی مین ضم ہوتے ہین۔

فصل اونیسوین

درمیان تھیاسوفی اور بیدانت کی مناسبت

درمیان تھیاسوفی اور بیدانت باعتبار طرز تقسیم طبقات[2]
انسان کے ظاہرا کچھ فرق ہے۔ مگر غور سے دیکھنے سے
کچھ بھی نہین۔ فقط اسیقدر کہ بیدانت نے سات
طبقے کو صرف پانچ ہی طبقے مین مشمول کیا ہے۔
جیسا کہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہوگا۔

[1] دور آفرینش۔

نام طبقات از روے ہیدانت	نام طبقات از روے تھیاسوفی
آنمے کوش	استھول شریر
پران مے کوش	لنگ شریر و پران دونون ملاکر
منو مے کوش	کام اور کام منس (یا ادھم منس) دونون ملاکر
وگیان مے کوش	اوتم منس
آنند مے کوش	بُدھی
آتما	آتما

فصل بیسوین

مسئلہ پونر جنم (تناسخ)

گزشتہ فصلون کے پڑھنے سے ناظرین کو معلوم ہوا ہوگا کہ برھم ودیا پونر جنم کو مانتی ہے۔ نہین۔ بلکہ اوسکے صحت اور حقیقت کو مثل امر واقع کے جانتی ہے۔ یہ مسئلہ پونر جنم (مثل دوسرے مسئلات مندرجہ رسالہ ہذا) صرف بحیثیت دعوی معقول ناظرین کے پیش نظر کیا جاتا ہے اور اوسکے تائید مین چند واقعات اور دلائل ذیل مین ذکر

سمجھے جاتے ہین اونکو اختیار ہے کہ بعد غور کے جو نتیجہ چاہین نکالین

(۱) زمانہ حال کے انسان مین سے قریب دو ثلث (یعنی اقوام ہنود - بودھ - اور پارسی) اس مسئلہ کو مانتے ہین اور زمانہ سابق کے کل قوم و مذہب اس مسئلہ کو مانتے تھے مثلاً اہل ہنود - قدیم ایران کے مجوسیان - قدیم مصر و اسپرٹا و بابل و یونان کے رہنے والے - وغیرہ -

(۲) آدمیون کے درمیان مین حالت اور درجہ کے تفرقے اور اون مین سے اکثر تفرقے ابتدائے پیدائش ہی سے -

ایک شخص امیر کے گھر مین پیدا ہوا - دوسرا غریب کے گھر مین - ایک پنڈت کے گھر مین - دوسرا چنڈال کے گھر مین - ایک کے لئے ہر وقت بلا محنت عیش و آرام کے سامان تیار ہین - دوسرے کو باوجود محنت پیٹ بھر کھانے کو نہین ملتا - ایک پیدائش ہی کے وقت سے کسی بیماری یا عیب کے ساتھ پیدا ہوا (مثلاً مادر زاد اندھا) - دوسرا ہمیشہ تندرست رہے - بیماری کا نام تک نہین جانتا

یہ تفرقے جسمانی ہوئے۔ عقلی اور اخلاقی تفرقے اور بھی زیادہ نمایان ہین۔ ایک شخص ذہین ہے دوسرا کودن ایک شخص کا حافظہ زورآور ہے مگر قوت ذکا کچھ بھی نہین۔ ایک شخص کو دستگاہ زباندانی مین آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور اور علم ریاضی مین باوجود محنت کے بھی کچھ نہین ہوتا۔ دوسرے کو ٹھیک برخلاف اسکے۔ ایک کا خیال نیکی اور بھلائی کیطرف مائل ہے۔ دوسرے کا بُرائی کے طرف۔

اتنے تفرقے درمیان انسان کے کیون ہین؟

اس سوال کے تین جواب ہوسکتے ہین۔

اول خدا قادر مطلق ہے۔ جیسا جسکو چاہا ویسا بنایا۔ لیکن اسکی وجہ کچھ نہین معلوم ہوتی کہ ایک شخص کو وہ کیون اچھی حالت مین پیدا کریگا اور دوسرے کو کیون بلا وجہ اور بلا قصور بُری حالت مین پھنساویگا۔ یہ اوسکے انصاف اور حق پسندی کے خلاف ہے۔

دوم۔ لڑکے جسطور سے اپنے والدین کے مال اور میراث

بطور ثمرکے پاتے ہین اوسیطور سے بذریعہ اونکے نطفہ کے اونکے عیب اور ہنر ‍ عواور اخلاق (اچھے برے) کے تخم اونکے سرشت مین سرایت کرتے ہین۔ یہ سبب تخم بعدہٗ تعلیم اور صحبت کے پرورش پاکر اونکے پختہ اخلاق اور چال چلن ہوجاتے ہین

لیکن بعض شخص کے چال اور چلن اپنے والدین اور خاندان سے بالکل اولٹا یا دوسرے قسم کا ہوتا ہے۔ اور یہ فرق اکثر ابتداے لڑکپن ہی سے دیکھنے مین آتا ہے۔ اکثر ایسی حالتین دیکھنے مین آتین ہین کہ ایک ہی مان باپ کے دو لڑکے ہوئے۔ اور دونون کو ایک ہی قسم کی ترتیب دی گئی۔ مگر تاہم دونون کے نتیجہ تعلیم اور چال چلن ایک قسم کی نہین ہوئے۔ اگر کوئی اعتراض کرے کہ دونون لڑکے کی سرشت مختلف وقت کے نطفے سے تھی۔ اسلئے حالت دونون نطفے کی یکسان نہین ہونے کے سبب سے یہ فرق درمیان لڑکون کے پیدا ہوا۔ مگر اکثر جوین لڑکے (اولادِ توام) مین بھی اس قسم کے تفرقے دیکھنے مین آتے

ہین - علاوہ اسکے جواب قطعی اِسکا ایک امر واقعہ ہے - وہ
یہ ہے - چند سال ہوئے کہ مُلک جرمنی مین جوین لڑکے
ایک ہی جھلی مین لپٹے ہوئے ایک ہی وقت پیدا ہوئے[1]
اور ایک ہی قسم کی ترتیب اونکو دی گئی - مگر ایک لڑکا
بہت بڑا شراب خوار نکلا - اور دوسرا نہایت کامل مصور ہوا -

[1] اکثر جوین لڑکے علیحدہ جھلیان مین لپٹے پیدا ہوتے ہین - اور
ایک ہی وقت پیدا نہین ہوتے - کچھہ وقفہ (دو چار دس منٹ کا)
درمیان پیدایش اونکے ہوتا ہے - اس حالت مین البتہ اعتراض
ہوسکتا ہے کہ جھلیون کے علیحدگی سے ظاہر ہے کہ اون لوگ کی
پیدایش والدین کے نطفے کے متفرق قطرہ سے تھی - اور
ممکن ہے کہ حالتِ رحم وقت پیدایش ہر ایک لڑکے کے
ایک نہ تھی - اس وجہ سے فرق درمیان سرشت اون لوگ
کے ہوا - مگر یہ اعتراض واقعہ مذکورہ بالا مین (بہ سبب ہونے
جھلی واحد اور پیدایش وقت واحد کے) موثر نہین ہوسکتا -

جز ۶

سوم - تمام عالم کا انتظام قانونِ انصاف پر ہے - جو شخص اوسکے خلاف کرتا ہے اوسکی سزا اوسکو ہمیشہ (کتناہی مدت کے بعد ہو) ملتی ہے - جسمین انتظام عالم ہمیشہ درست رہے - پس جو تفرقے درمیان انسان دیکھنے مین آتے ہین وے اونکے جنم سابق کے کرم کے نتیجے ہین - اور خود اونکے اپنے کئے ہین -

پس ان تین جوابون مین سے صرف تیسرا ہی جسکا مدار مسئلہ پونر جنم پر ہے معقول اور قابل پسند رائے صواب ہے -

(۳) ایسے آدمی موجود ہین جنکو سرگزشت گزشتہ جنمون کے کل یاد ہین - اور زمانہ سلف مین بھی ایسے بزرگان (مثل بدھ صاحب فیثاغورس وغیرہ) ہوئے ہین جنکو کیفیتین گزشتہ جنمونکے بالکل یاد تھین - اسپر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ سب آدمی کو گزشتہ جنم کی کیفیت کیون یاد نہین رہتی - جواب - معمولی انسان کی قوت حافظہ دماغ سے متعلق ہے - اور جسکے ساتھہ آلات دماغ بھی مرنے کے بعد نقصان ہو جاتے

ہین۔ اور ہر ایک دوسرے جنم مین نئے جسم اور آلات دماغ تیار ہوتے ہین۔ پس دماغ جسم موجودہ کے ذریعہ سے یادگاری ان امور اور نقوش کی جو دماغ سابق سے متعلق تھے کیونکر ہوسکتی ہے۔ اسلئے معمولی آدمی جنکے حواس اور خیالات صرف جسمانی طبقہ سے محدود ہین گزشتہ جنم کی بات کو یاد نہین کر سکتے۔ واسطے جاننے اسکے رابطہ کامل او تم منس (ضمیر اعلی) سے پیدا ہونا چاہئے۔ وہ ہملوگون کا دائمی حصہ ہے اوس مین خلاصہ تجربات جنم سابق کے موجود ہین۔ اگر اوس سے ہملوگ رابطہ پیدا کرین اور اوس مین اپنے حواس اور خیالات کو اس درجہ سے مستغرق کرکے اپنے دماغ کو اوسکے نقوش کے حاصل کرنے کے قابل بناوین تو البتہ بذریعہ اس رابطہ کے ہملوگ جنم گزشتہ کے کیفیتون کو یاد کر سکتے ہین۔ چنانچہ اسی رابطہ کے ذریعہ سے بدھا اور فیثاغورس وغیرہ کو اپنے پہلے جنم کی سرگذشت یاد تھی۔

فصل اکیسوین ۲۱

کرم

اس لفظ کی معنی کرنا (فعل) ہے۔ اسکے اندر از رو

اصطلاح برھم ودّیا کل اعمال ظاہری و باطنی (افعال۔

حرکات۔ اور خیالات) شامل ہین۔ اس لفظ کی معنی برھم

ودّیا کے فلسفہ مین قانون تسبیب دائمی ہے جسکے ذریعہ سے

ہرایک واقعات اور اعمال ظاہری اور باطنی کے نتیجے خواہ مخواہی

پیدا ہوتے ہین۔ یہ قانون انصاف کلیہ ہے جسکے ذریعہ سے

ہرکسی کے ہرایک فعل۔ حرکت۔ اور خیال کی جزا خواہ مخواہی

ملتی ہے اور ملیگی۔ یہ ایسا عالمگیر حاکم ہے کہ کوئی ذرہ جہان کا

اسکے پنجہ تصرف سے چھوٹتا نہین۔ یہ ایسا چوکنّا افسر ہے کہ

کوئی اسکو دھوکھا نہین دے سکتا۔ یہ ایسی بے لوث سرکار

ہے کہ کسی قسم کی سفارش۔ خوشامد۔ اور رشوت اوسکو

پایہ انصاف ہلا نہین سکتی۔ خلاصہ یہ کہ جو کچھ ہملوگ کرتے ہین

بولتے ہین۔ سوچتے ہین۔ یہ سب کے اچھے یا برے (باعتبار اچھے

یا برے ہونے اون افعال۔ الفاظ۔ اور خیالات کے) نتیجے

ہملوگ کو ضرور ملتے ہین اور ملینگے۔ نیتجے کے ملنے مین جسقدر دیر ہو مگر نیتجہ کا ملنا یقینی ہے۔

اس مسئلہ کرم کے تائید مین مضمون ہر مذہب کے پاک کتابون مین ہے۔ اور بذیل دلائل وجود تھیا سوفی فصل ضمن ۴ مین بیان ہو چکا ہے۔

اگر ہملوگ غور کرین تو اس مسئلہ کی تائید کسیقدر علوم مادی زمانہ حال سے بھی ہوتی ہے۔ از روی ان علوم کے مسئلہ بقاے حرکت ایک قانون ہے جس کے ذریعہ سے کسی قسم کی حرکت زائل نہین ہوتی۔ البتہ وہ صورتین مختلف اختیار کرتی ہے مگر کسی نہ کسی حالت مین وہ ضرور قائم رہتی ہے۔ پس حرکات روحانی اور اخلاقی اس قانون سے کیون مستثنی ہونگے۔

از روے تحقیقات برھم ودیا کل افعال (جسمانی و روحانی) کے اثر طبقہ آکاش مین ہمیشہ رہتے ہین۔ جسطور سے بذریعہ روشنی آفتاب کے ہملوگ کا سایہ کاغذ عکسی پر پڑنے سے اوسپر ہملوگ کی تصویر بنجاتی ہے اوسی طور سے کل آکاش کو ایک بڑا کاغذ عکسی

تصور کرنا چاہیئے جسمین تصویر عکسی ہملوگ کے ہر ایک اعمال اور
خیالات کی پہونچتی ہے۔ یہ تصویرین[1] مثل بیج کے بیداں آکاش
مین پڑی رہتی ہین۔ رفتہ رفتہ یہ بیج بمدد قواے مخفیہ (دیوتا وغیرہ)
جو مناسب حال اونکے ہین اوگ کر اور بڑھکر آکاش کے ذرہی
ہنجاتے ہین۔ ان آکاش کے ذرے سے لنگ شریر اون جیو کا
جو فاعل یہ سب حرکات اور خیالات کا تھا دوسرے جنم مین بنتا
ہے۔ اور اس لنگ شریر پر ذرات سفلی مناسب اون ذرات
آکاش کے جمع ہونے سے جسم اوسکا تیار ہوتا ہے۔ پس یہ
لنگ شریر اور جسم اور اوسکے اندر کی خواہشات اعمال جنم سابق
کے میراث ہین۔ علاوہ اِسکے ماں باپ اور خاندان وغیرہ بھی
باعتبار نتائج اعمال جنم سابق کے ہوتے ہین پس یہ قانون کرم
مددگار قانون پونرجنم (تناسخ) کا ہے۔ پونرجنم اور اوسکے
قاعدہ اور کیفیت کا مدار اوپر قانونِ کرم کے ہے۔ جب تک
آدمی کرم (اچھا یا برا) کرتا ہے تب تک اوسکا پونرجنم ضرور ہے

[1] یہی اصل مین چتر گپت ہے۔ اس لفظ کے معنی پوشیدہ تصویر ہے۔ غور کرو

اور کرم چھوٹنا بلا ترک خواہش (اچھی یا بُری ممکن نہین -
ہمارے کہنے کا یہ مطلب نہین کہ آدمی کوئی کرم نہین کرے -
صرف ظاہر کرم چھوڑنا بلا ترک خواہش نہایت خطرناک ہے -
اگر ہم لوگ کسی کام سے اپنے جسم کو باز رکھین مگر اگر دل کی خواہش
اوسکے طرف ہے تو اوسکے قید سے نہین چھوٹے اور اوس فعل کو
طبقہ روحانی پر کر گزرے - پس اصل چیز یہ ہے کہ دل سے خواہش
کو مطلقاً دور کرین - اور صرف نیک کرم اور شاشتری دھرم
کو فرض سمجھکر بلا آلایش کسی خواہش دینی یا دنیاوی کے انجام
دیوین - بلکہ ابتدا مین اچھا کام کرنا اور پاک خیال رکھنا اور اپنے
جسم اور روح کو بُرے افعال اور برے خیالات سے بچانا ضرور
ہے - اس ذریعہ سے اوسکا آیندہ جنم عمدہ خاندان مین گیانیون
کے درمیان ہوگا جہان اوسکو گیان مین کمال حاصل کرنیکا زیادہ
موقع ملیگا - کمال روحانی یا مکتی (وصالِ خدا) حاصل ہونی
آسان کھیل نہین - اِسکے لئے بہت جنمون کے ریاضت

ـــــــــــ

س ۵۷ بھگوت گیتا - ادھیایی ۲۰ - شلوک ۴۰ - ۴۶

اور کوشش کی ضرورت ہے۔ مگر واضح رہے کہ ریاضت اور
کوشش بہ نیت حصول کمال روحانی یا مکتی بھی اعلیٰ درجہ کے
کاملون کے نزدیک معیوب ہے کیونکہ یہ بھی ایک قسم کی خودی ہے۔
اور دل کو خودی سے (کسی قسم کی ہو) پاک رکھنا چاہیے۔ ریاضت
اور کوشش صرف فرض سمجھکر بہ نیت رفاہِ عام کرنی چاہیے یعنی
یہ کہ اگر ہمکو کمالیت گیان مین ہوگی تو اوس سے رفاہ عام اور ہدایت
روحانی عالم کی کرینگے۔ ہر شایق کو نسبت کرم کے بھگوگیتا
پڑھکر اوسپر عمل کرنا چاہیے۔

فصل بائیسوین ۲۲

اتحاد برادرانہ

اتحاد برادرانہ کل نوع انسان برہم وِدیا کے خاص اصولون
مین سے ہے۔ اور تھیاسوفیکل سوسائٹی کا مقصد اول ہے۔
اس مسئلہ کی ضرورت اور نفع واسطے فہمایش عام کے اس
فصل مین بیان کیے جاتے ہین۔

اولاً

ہر ایک انسان باعتبار سرشت روحانی ایک شعاع آفتاب یزدانی کا ہے۔ اور ہر ایک کو بعد طے کرنے بیشمار منزلون کے اوسی آفتاب یزدانی مین ملجاتا ہے۔ پس مبتدا اور منتہی ہر ایک انسان کا ایک ہی ہے۔

دوم

کوئی اصل ترقی بلا ترک خودی ہو نہین سکتی۔ جیسا کہ اگر کوئی تندرست شخص وبائی مریضون کے حلقہ مین ہو تو اوسکو بھی باوجود اپنی تندرستی کے مرض وبا کی سرائت کا خطرہ ضرور ہوگا اور اس سببسے اوس پر مرض مریضانِ وبا کے دفع کی کوشش فرض ہے۔ علیٰ ہذا القیاس طالب علم روحانی کو ہر وقت دنیاداروں کے افعال اور خیالات ناپاک کی سرائت کا خطرہ ہے۔ عوارض نفسانی مثل عوارض جسمانی کے متعدی ہین۔ کیونکہ جو کچھ اچھا یا برا ہم لوگ کرتے یا سوچتے ہین اوسکا عکس آکاش مین (جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے) پڑتا ہے اور تصویر عکسی آکاش مین ہمیشہ موجود رہتی ہے۔ اس تصویر عکسی کا اثر اکثر دوسرے آدمیون پر بھی پہونچکر اون لوگ کو ویسی

ہی حرکتوں اور خیالوں کی طرف مائل کرتا ہے۔ پس کچھ نہیں
تو اپنی روحانی بھلائی کے واسطے بھی غیروں کی رفاہ روحانی کرنی
اور تعلیم صفائی قلب دینی ضرور ہے۔

لیکن رفاہِ غیر بہ نیت رفاہِ اپنے کرنا بذاتہٖ ایک اعلیٰ درجہ
کی خودغرضی ہے اور حسب منشائے کاملین ہر مذہب ناپسندیدہ
ہے۔ مضمونِ مذکورہٗ بالا صرف اس بات کے سمجھانے کے
لئے لکھی گئی ہے کہ کل نوع انسان رشتۂ برادرانہ سے بندھے
ہوئے ہیں اور ایک شخص کے نیکی اور بدی کا اثر کسیقدر دوسرے
پر ضرور پہونچتا ہے۔

ابیات

بنی آدم اعضائے یکدیگراند	کہ در آفرینش زیک جوہراند
چو عضوے بدرد آورد روزگار	دیگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنت دیگران بےغمی	نشاید کہ نامت نہند آدمی

اِس پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ اگر بنی آدم اعضائے
یکدیگر ہوتے تو ایک کے رنج و راحت دوسرے کو ضرور

معلوم ہوتے جیسا کہ ایک عضو کے درد و تکلیف کا اثر تمام جسم پر پہونچتا ہے۔ **جواب** ۔جسم کے ایک عضو کے درد و تکلیف تمام جسم مین آپکو اسوجہ سے معلوم ہوتے ہین چونکہ آپکو قواے تحسس جسمی حاصل ہین۔ پس علیٰ ہذاالقیاس اگر آپ قواے تحسس روحی حاصل کرین تو قول بنی آدم اعضاے یک دیگرند کو مثل امر واقع معلوم کر سکتے ہین۔ اور جن بزرگون نے قوت حس روحی حاصل کیہے اونکے نزدیک اتحاد برادرانہ نوع انسان امر خیالی نہین۔ بلکہ امر واقع ہے۔ اور دنیاداران خود غرض جو ہمیشہ اپنے نفع کے واسطے دوسرے کو نقصان پہونچانے کے خیال مین مصروف رہتے ہین وہ سب گویا ایک عضو کے آرام کے واسطے کل دوسرے اعضا کو کاٹ ڈلتے ہین۔ آخر نتیجہ اسکا یہ ہوگا کہ وہ عضو خود بھی محض کمزور اور بیکار ہو جائیگا۔ یعنی دنیا دار خود غرض اگر اپنی خود غرضی کو نہین چھوڑیگا تو آخر وہ خود بھی باعتبار سرشت روحانی بیکار ہو جائیگا۔ اور قابلیت روحانی ترقی کی اوس سے مطلقاً جاتی رہیگی۔

سوہم۔

ایک آدمی بلا مدد دوسرے کے کوئی کام نہین کر سکتا۔
کوئی مثال لیجئے جیسا کہ کھانا یا کپڑے کا پہننا۔ کسی شخص کو کپڑا
مل نہین سکتا اگر اوسکا بنانیوالا اوسکو طیار نہین کرتا اور
اوسکی تیاری ممکن نہین تھی اگر کاشتکار کپاس کی کھیتی
نہین کرتا۔ اور کسی قسم کی کھیتی بلا پانی کے نہین ہو سکتی۔ اور
پانی بلا مدد دیوتے کے برس نہین سکتا۔ پس اسطور سے
صرف انسان ہی نہین بلکہ کل خلایق رشتہ ہمدردانہ سے بندھے
ہوئے ہین کوئی ایک اون مین سے کوئی کام بلا مدد دوسرے
کے کر نہین سکتا۔ اس رشتہ تعلق کو جو خلایق کے ہر جزو
کو ایک دوسرے کے ساتھ ہے بھگوت گیتا مین جگیہ لکھا
ہے۔ جس شخص کے بالکل اعمال اور خیالات طرف رفاہ عام
کے مصروف ہین وہی حقیقت مین جگیہ کرنیوالا پورش (آدمی)
ہے۔ برخلاف اسکے جو خودغرض ہے اور اپنے ہی واسطے
سب کام کرتا ہے اوس سے قانون جگیہ کو کچھ مدد نہین ملتی

اسلئے وہ محض بے مصرف آدمی ہے۔ اور چونکہ اوسکو خواہ مخواہی از روے قانون جگیہ کے دوسرون سے مدد پہونچتی ہے اور وہ خود دوسرے کو مدد نہین پہونچاتا اسلئے از روے بھگوت گیتا وہ چور ہے۔

فصل تیئیسوین ۲۳

فرہنگ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
الف		آلایشات	جمع آلایش (اوپر دیکھو)
آزاد	بری چھٹا ہوا	ابتدا	شروع
آزادی	اختیار۔ رہائی	اتحاد	یکتائی
آلہ	ہتھیار۔ ذریعہ	اجمالی	اکٹھا۔
آلات	جمع آلہ (اوپر دیکھو)	اجسام	جمع جسم بمعنی بدن
آبد	جسکا آخر نہ ہو ہمیشہ انت	اجزا	جمع جزو بمعنی حصہ
آلایش	ئل میلا۔ کدورت	احاطہ	حد

لفظ	معنی	لفظ	معنی
اخلاق	جمع خلق بمعنی خو۔ عادت دھرم	اصل	جڑ۔ ست۔ خاص مسئلہ
اخلاقی	متعلق اخلاق کے (اوپر دیکھو)	اصول	جمع اصل (اوپر دیکھو)
ادراک	سمجھنے کی قوت	اصطلاح	طریقہ بیان
ازخود	اپنے سے	اعضا	جمع عضو بمعنی جسم اور دھڑ
ازل	جسکا شروع نہو۔ ہمیشہ۔ اناوی	اعلےٰ	اونچا
اسرار	جمع سِرّ بمعنی بھید	اعمال	جمع عمل بمعنی کام۔ فعل
استعداد	قابلیت۔ سمجھ	افعال	جمع فعل بمعنی کام۔ کرنا
اسلام	مسلمانی مذہب	اقوام	جمع قوم
اسفل	نیچا	اکل	کھانا
اشیاے	جمع شئی بمعنی چیز	اکل حلال	حلال (یاپاک کمائی کرکے) کھانا
اشخاص	جمع شخص بمعنی آدمی	الہام	غیب سے خود بخود جاننا کسی چیز کو
اشاعت	پھیلانا	اُمّت	پیرو۔ ماننے والا
اصلاح	درست کرنا	امّارہ	سرکش
اصلاح پذیری	درستگی قبول کرنا۔ درست ہونا	امر	بات۔ چیز

لفظ	معنی
امور	جمع امر (اوپر دیکھو)
انقضای	گزرنا
انجام	آخر
انتہا	آخر۔ حد
اوسط	بیچ درمیانی۔ اندازسے
ایجاد کرنا	پیدا کرنا۔ اوتپن کرنا
ب	
بانی	جڑ ڈالنے والا۔ شروع کرنیوالا
بانیان	جمع بانی (اوپر دیکھو)
برادرانہ	بھائی کے ایسا
بطون	پوشیدگی
بقا	رہنا۔ ٹھہرنا
بِنا	جڑ۔ شروع۔ شروع کرنا
بہبودی	بھلائی

لفظ	معنی
بے بہا	بے نظیر
بیرونی	باہر کا
پ	
پائدار	قائم۔ ٹھہرنیوالا۔ مضبوط
پائداری	قائم ہونا۔ ٹھہرنا۔
پراگندہ	چھتر بتر ہونا۔ پریشان۔ الگ الگ
پراگندگی	چھتر بتر ہونا۔ پریشانی۔ الگ الگ
پہلو	طرف
پیرو	پیچھے چلنے والا۔ ماننے والا
پیروان	جمع پیرو (اوپر دیکھو)
پریسیڈنٹ	میر انجمن۔ سبھاپتی
پیشوا	سردار
پیشوایان	جمع پیشوا (اوپر دیکھو)
پیچیدہ	لپٹا ہوا
پیرایہ	لباس۔ شکل

لفظ	معنی	لفظ	معنی
پیغمبر	نبی ۔ رسول	تروتازہ	مضبوط وزور آور
	ت	ترکیب	بناوٹ ۔ طریقہ
تاویل	بیان کرنا ۔ سمجھانا	تسبیب	سبب کرنا ۔ وجہہ
تائید	مدد دینا	تسلط	غلبہ ہونا ۔ چڑھ آنا
تجربہ	کسی چیز کی علم جسکو خود کرکے	تسخیر	ماتحت کرنا ۔ بس کرنا
	دیکھا ہو ۔	تشریح	مفصل بیان کرنا
تجربات	جمع تجربہ (اوپر دیکھو)	تصور	خیال کرنا
تجربتاً	تجربہ کے ذریعہ سے	تصفیہ	صاف کرنا
تجسس	سمجھنا حواس یا اندریوں کے ذریعہ سے	تصوف	آتم گیان
تحصیل	حاصل کرنا	تصریح	بیان کرنا
تحمل	صبر ۔ قوت برداشت ڈھارس	تصرف	قبضہ ۔ دخل
تخم	بیج	تعلیم	سکھانا
تربیت	پرورش اور تعلیم کرنا	تعصب	مذہب کی طرفداری ۔ مذہب کا جھگڑا
ترقی	بڑھنا ۔ بڑھانا	تعلق	لگاؤ رکھنا ۔ سروکار رکھنا

لفظ	معنی
تغیر	تبدیل بدلنا
تفرقہ	فرق
تقلید	بلا سمجھے ہوئے دیکھا دیکھی سے کسی بات کو ماننا یا کسی کام کو کرنا
تکوین	دنیا کی پیدائش سرشٹی
تلقین	سکھانا
تمثیلاً	بطور مثال کے
تناسب	نسبت علاقہ
تنزلی	گھٹنا
توضیح	صاف کر کے بیان کرنا
توھین	طعنہ کرنا شکایت کرنا
تہضیم	پچانا۔ قوت پچانیکی
ث	
ثابت قدم	دھیرج والا۔ مستقل مزاج

لفظ	معنی
ثلث	تیسرا حصہ
ج	
جاہ	مرتبہ
جانفشانی	ایسی محنت جسمیں اپنی جان کا بھی خیال نہ ہو۔
جذب	کھینچنا۔ کھینچا جانا۔
جزو	حصہ۔ ٹکڑا
جزا	مزدوری۔ نتیجہ
جسم	بدن
جلوہ	روشنی
جماد	پتھر
جمادات	جمع پتھر (اوپر دیکھو)
جنین	بچہ ماں کی رحم (گربھ) میں
جوہر	ست

لفظ	معنی
جہالت	نادانی
چ	
چشمہ	جھرنا
ح	
حاوی	اپنے اندر رکھنے والا
حاجت	ضرورت
حاجات	جمع حاجت (اوپر دیکھو)
حافظہ	یاد رکھنے کی قوت
حدود	جمع حد
حرکت	چلنا۔ کرنا۔ فعل
حسرت	افسوس۔ آرزو
حسد	ڈاہ
حسب	موافق
حس	اندری

لفظ	معنی
حشمت	دبدبہ۔ تُزک
حصول	حاصل ہونا
حقوق	جمع حق
حقیقت	سچائی۔ ست
حقایق	جمع حقیقت (اوپر دیکھو)
حکیم	شاستری۔ گیانمان
حکما	جمع حکیم (اوپر دیکھو)
حواس	جمع حس (اوپر دیکھو)
حواس خمسہ	پانچ اندری (دیکھنا۔ سننا۔ سونگھنا۔ چکھنا۔ چھونا)
حیوان	جاندار چیز۔ جانور آدمی سے درجہ میں نیچا۔
حیوانات	جمع حیوان (اوپر دیکھو)
حیات	زندگی
خ	

لفظ	معنی	لفظ	معنی
خارجی	باہر کا	دشوارفہم	جسبات کا سمجھنا مشکل ہو
خصوصیت	خاص بات۔ نئی چیز	دفعیہ	دور کرنا
خفیف	تھوڑا سا	دلیل	ثبوت
خلایق	دنیا کے سب لوگ	دلائل	جمع دلیل (اوپر دیکھو)
خواب	نیند۔ سونا	دم الپسین	وقت موت۔ آخر دم
خواہشات	جمع خواہش	دنیوی	دنیا کا
خودی	اہنکار	دنیاوی	״
خونریزی	خون بہانا۔ مار ڈالنا	دور	گھومنا۔ گردش۔ مدت
خونخوار	خون کھانیوالا		قیام زمانہ سرشٹی (ہستی عالم)
خودشناسی	اپنے کو جاننا اور پہچاننا۔ آتم گیان	دینی	مذہبی
د		**ذ**	
دائمی	ہمیشہ کے واسطے	ذخیرہ	ڈھیر
دستورالعمل	کتاب قاعدہ اور ضابطہ کا	ذرات	جمع ذرہ
دستگاہ	کمال	ذکا	ذہین ہونا۔ تیز عقلی
دشوار	مشکل	ذہانت	״

لفظ	معنی
ذی حشمت	دبدبہ والا۔ تزک والا
ذیل	درمیان (لفظی معنی دامن)
ر	
رابطہ	تعلق۔ میل رکھنا
راحت	آرام خوشی
راحت رسانی	آرام دینا
راستی	سچ بولنا
راست بازی	سچا کاروبار رکھنا
رایگان	برباد
ربط	تعلق۔ میل
رحلت کرنا	کوچ کرنا مرنا
رِحم	بچہ دانی۔ گربھ استھان
رَحم	مہربانی
رشتہ	علاقہ۔ سروکار
رشیون	جمع رشی بمعنی نہایت کامل بزرگ
رفاہ	آرام دینا۔ بھلائی کرنا
رنجش	رنج
روا	واجب۔ جا
روح	جان۔ آتما
روحانی	روح سے متعلق (اوپر دیکھو)
روشن ضمیری	دل کا روشن ہونا۔ دیپ درشٹی
ریاضت	کوشش۔ محنت
ریاکاری	مکر
ز	
زائل	نقصان۔ گم۔ غائب
س	
سابق / سابقہ	پہلا

لفظ	معنی
ساکت	چُپ
سرگرم	مستعد
سرگزشت	حال - قصہ
سرشت	بناوٹ - طبعیت - پرکرتی
سرسبزی	تازگی
سرایت	اثر کرنا
سطوت	دبدبہ - تُزک
سفلی	نیچا - زمین سے متعلق
سلف	قدیم - پُرانا
سہولت	آسانی
سلطنت	بادشاہت - راج
سیرت	خوے - عادت
سیاست	حکومت - بادشاہی

ش

لفظ	معنی
شاذ	بہت ہی کم - نادر
شائع کرنا	پھیلانا - ظاہر کرنا
شایستہ	لایق - مناسب
شایق	شوقین - خواہش رکھنیوالا
شبیہہ	صورت
شرابخوار	شراب پینے والا
شرائط	جمع شرط
شعاع	کرن
شکوک	جمع شک

ص

لفظ	معنی
صحابی	مسلمانوں کے رسول محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوستوں کا لقب
صحت	صحیح ہونا
صرف	دینا - خرچ کرنا

لفظ	معنی
صلحِ کُل	شانتی۔ میل بہاو کا اوستھا
صواب	درستتا
صوفی	مسلمانوں میں برہم گیانی
ض	
ضبط	روکنا
ضرب	مار۔ چوٹ
ضعف	کمزوری
ط	
طبقہ	درجہ
طبقات	جمع طبقہ (اوپر دیکھو)
طرز	طور۔ طریقہ
طمع	لالچ۔ لوبھ
طویل	لمبا۔ بڑا
طہارت	پاکی۔ صفائی۔ شوچ

لفظ	معنی
ظ	
ظرف	برتن
ظہور	ظاہر ہونا
ع	
عالم	کُل دنیا۔ برہمانڈ۔ حالت
عالمگیر	دنیا کا دخل کرنیوالا
عرصہ	وقت۔ زمانہ
عضو	بدن کا ایک حصہ۔ دھڑ
عظیم	بڑا۔
عقائد	جمع عقیدہ
عقلاً	بذریعہ عقل کے
علاقہ	لگاؤ۔ سروکار
عکس	سایہ۔
علم	گیان۔ جاننا

لفظ	معنی
علم تصوف	آتم گیان
علم روحانی	آتم گیان
علم غیب	آگم جاننا
علوم	جمع علم کا
علوی	اونچا۔ روحانی
عمل	کام کرنا۔ کرم
عملی و عملیہ	متعلق عمل سے (اوپر دیکھو)
عموماً	اکثر
عمومیت	عام ہونا۔ تمام ہونا
علیٰ ہذا	اسیطور سے
علیٰ ہذا القیاس	اسیطور سے
عنصر	تتو (آکاش۔ ہوا آگ۔ پانی مٹی)
عناصر	جمع عنصر (اوپر دیکھو)
عنوان	طور۔

لفظ	معنی
عوام	جمع عام
عیش	خوشی
علی الخصوص	خاصکر

غ

لفظ	معنی
غالب	زیادہ
غالباً	اکثر
غذا	کھانا۔ خوراک
غشی	بیہوشی۔ مرچھا
غلبہ	زیادتی
غلیظ	موٹا۔ میلا
غیبت	پیچھے مین کسی کی برائی کہنا
غیر متعصب	مذہب کے جھگڑے سے بے تعلق رکھنے والا

ف

لفظ	معنی
فانی	مرنیوالا۔ ناشونت

لفظ	معنی
فاعل	کرنیوالا
فتح	جیت
فرقہ	جماعت
فرض	دہرم - ضروری کام
فرائض	جمع فرض (اوپر دیکھو)
فعل	کریا کام
فلسفہ	(۱) شاستر (۲) علم عقل ظاہری
فنا	گم ہونا - ناش ہونا مردہ ہونا
فیض / فیاضی	بزرگی بھلائی
فیاضانہ	فیض سے متعلق (اوپر دیکھو)
فیلسوف	شاستری - فلسفہ جاننے والا

ق

لفظ	معنی
قادر	قدرت رکھنے والا
قدیم	پرانا - انادی
قرن	زمانہ - جگ
قطع	کٹنا - کاٹنا
قلب	دل
قناعت	صبر - سنتوکھ
قواعد	جمع قاعدہ
قوت	زور شکتی
قواے	جمع قوت (اوپر دیکھو)
قوی	زور آور
قیاسی	اندازی
قالب	سانچہ

ک

لفظ	معنی
کام (سنسکرت)	خواہش - شہوت
کامل	پورا - مہاتما - بزرگ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
کاملین	جمع کامل (اوپر دیکھو)	کیفیت	حال - حالت
کاش	شاید	**گ**	
کتب	جمع کتاب	گذشتہ	گذرا ہوا - جو پہلے ہو گیا
کثافات	جمع کثافت بمعنی میل یا مل	**ل**	
کثیف	میلا	لاثانی	بے نظیر
کدورت	مل - میلاپن	لازمی	ضروری
کدورتین		لازم ملزوم	ضرور
کدورات	جمع کدورت (اوپر دیکھو)	لاعلمی	نادانی
کرامت	عجوبہ کام	لافانی	نہین مرنے والا
کشاکش	کھینچ - دو طرف سے دو چیز	لدن	علم باطن - گپت ودیا
	کے فعل کی وجہ سے کچھ ادھر کچھ ادھر	لذت	مزہ
کشف	کھلنا کھولنا	لذات	جمع لذت (اوپر دیکھو)
کلیہ	عام	لطافت	صفائی - پاکیزگی
کودن	کند ذہن	لطیف	صاف - پاکیزہ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
لوٹ	آلائش۔ تعلق۔	متفق	ملتا ہوا
م		مجسم	بدن رکھتا ہوا۔ شریر دھاری
ماہیت	کون چیز کیا ہے اسکی حقیقت	مجموعہ	ڈھیر۔ جماعت
مائل	خواہش کرنیوالا	محافظ	بچانیوالا۔ سنجوگنیوالا
مادّہ	پرکرتی۔ جسم۔ روح کا اولٹا	محافظان	جمع محافظ (اوپر دیکھو)
مادّی	مادّہ سے متعلق (اوپر دیکھو)	محروم	خالی۔ بے نصیب
مابعد	پیچھے	مخرج	مادّہ۔ جڑ۔ دھاتو
ماقبل	پہلے	مجملاً	بلا تفصیل۔ عام طور سے
مبدا	جائے ابتدا۔ جڑ	مخزن	خزانہ کا گھر۔
متقدمین	پُرانے زمانہ کے لوگ	مخفی۔ مخفیہ	پوشیدہ۔ گپت
متواتر	پے در پے۔ لگاتار۔ برابر	مختلف	جُداگانہ
متاثر	اثر قبول کرنیوالا۔	مدرسہ	پڑھنے یا سیکھنے کی جگہ
متفرق	جُدا جُدا۔ الگ الگ	مذاہب	جمع مذہب
متذکرہ ماسبق	اوپر ذکر کیا گیا۔	مرکز	جڑ

لفظ	معنی	لفظ	معنی
مرشد	گورو۔ استاد	مطلقاً	بالکل
مرید	چیلا۔ شاگرد	معجزہ	عجوبہ کام
مرادف	دوسرا نام	مغربی	پچھم کا
مرکب	بنا ہوا	مغلوب	عاجز۔ ہارا ہوا
مستقل	اچل۔ مضبوط	معمور	بھرا ہوا
مسئلہ	بات۔	مقاصد	جمع مقصد کا
مسئلات	جمع مسئلہ (اوپر دیکھو)	مقام	جاے قیام۔ جگہہ
مسائل	؍؍	مقید بجسم	بدن مین قید۔ شریر دھاری
مسکن	گھر	مقبرہ	قبر کی جگہ
مشرقی	پورب (یا ایشیا) کا ملک	مندرج	لکھا ہوا
مشکلات	جمع مشکل	مندرجہ	
مصیبت زدہ	دکھی	منزل	مقام۔ گھر
مصور	تصویر کھینچنے والا	منحصر	موقوف
مطالعہ	پڑھنا	ممانعت	منع

اطلاع

اس مطبع مین ہر قسم کا کام ٹائپ ولیتھو مین عربی
فارسی - اُردو - انگریزی - ہندی - اور
ناگری مین نہایت عمدہ خوشخط صاف اور بہت جلد
چھپتا ہے جن حضرات کو جسطرح کا کام چھپوانا منظور ہو
مہتمم مطبع سے بالمشافہ یا بذریعہ خط وکتابت کے
نرخ طے فرمائین -

المشتہر
شیخ رحیم بخش و مدن لال مالکان مطبع ہذا

سنہ ۱۸۹۴ عیسوی